دعائے
ابوحمزہ ثمالیؒ
روایت وتدوین وترجمہ:
سید حسین مرتضیٰ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

دُعائے
ابُوحمزہؑ ثمالی رضؓ

روایت و ترجمہ:
سید حسین مرتضیٰ

پیشکش
ڈاکٹر حسین کنانی و ڈاکٹر فاطمہ حسین
فاطمیہ ہسپتال - کراچی

کتاب کا نام : دعائے ابوحمزہ ثمالی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ
از : حضرت امام علی بن حسین، زین العابدین علیہ وعلیٰ آبائہ الصلوٰۃ والسلام
روایت و
تدوین وترجمہ : جاج سید حسین مرتضیٰ نقوی "فخر لا فاضل" مدظلہ العالی
کتابت : سید جعفر صادق مرحوم
تعاون : خراسان بک سینٹر، کراچی ۔ پاکستان
پہلی اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ/ جولائی ۱۹۸۱ء، فقط اردو ترجمہ۔
آئی۔ایس۔او، ڈاؤ میڈیکل کالج یونٹ کراچی۔
دوسری اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ / مارچ ۱۹۹۳ء، مع عربی عبارت۔
خراسان بک سینٹر، کراچی ۔ پاکستان
تیسری اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ / جون ۲۰۱۶ء عربی متن وترجمہ
پیشکش : ڈاکٹر حسین کنانی وڈاکٹر فاطمہ حسین
فاطمیہ ہسپتال۔کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغازِ کلام

اللہ جل جلالہ'

کی بے کراں حمد وثنا و شکر و پاس،

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہلبیت اطہار علیہم السلام،

خصوصاً قوتِ قلبِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نورِ چشم حضرتِ زہرا سلام اللہ علیہا،

منتقم حقیقی حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ' الشریف

پر لامتناہی دُرود و سلام۔

نیز

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں پر ابدی لعنت و نفرین۔

بفضلہٖ تعالیٰ

امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کردہ دُعائے ابوحمزہ ثمالی اردو
ترجمہ کے ساتھ ایک مرتبہ پھر ہم وطنانِ عزیز کے حضور نذر ہے۔

دُعا کا یہ ترجمہ پہلی مرتبہ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ق میں چھپا۔ دوسری
مرتبہ اس کتاب کو عربی متن کے ساتھ خراسان بک سینٹر کراچی نے شائع کیا تھا۔ اس
کے بعد اس دعا کے مختلف تراجم بازار میں نظر آئے مگر جو انداز یہاں اپنایا گیا ہے،
اسکی نظیر اب تک نہ دیکھی جا سکی۔ دوستوں نے اور بالخصوص اہلیہ محترمہ نے تقاضا کیا
کہ اسے دوبارہ چھپنا چاہیے۔

دلوں کو ہلا دینے والے، جسم کو لرزہ براندام کر دینے والے، آنکھوں سے
اشکوں کا سیلاب جاری کر دینے والے، امام سجادؑ کے یہ الفاظ اللہ، اللہ......... جتنی
بار پڑھے، ہر بار پہلے سے زیادہ کیف اور روحانی تسکین حاصل ہوئی۔ ہر مرتبہ پڑھنے
کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ خدا کی جانب بڑھنے کا گویا ایک زینہ طے ہو گیا۔
محبوب سے حبیب کی یہ گفتگو، معشوق سے عاشق کا یہ کلام، اس قدر پُر کیف اور اس
درجہ نشاط آور ہے کہ پڑھنے والا ڈوب کر رہ جاتا ہے اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسو
رواں ہو جاتے ہیں۔

اس کتاب کو پہلی بار چھاپنے کا خیال کیونکر جانگزیر ہوا، کن مراحل سے گزر
کر یہ پہلی مرتبہ ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئی، جی چاہتا ہے

اس مرتبہ اس کے پس منظر کو بھی قلم بند کر دوں۔

مگر........

اس سے پہلے چاہتا ہوں کہ دعا کے مترجم، میرے استاد معظم اور برادر بزرگوار، نور چشمِ آیت اللہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل لکھنوی اعلی اللہ مقامہ، حجۃ الاسلام والمسلمین سید حسین مرتضیٰ نقوی دام ظلہ، جو میرے لیے صرف "حسین بھائی" ہیں، کا وہ تعارف جو اس حقیر کے حوالے سے ہے، قارئین کی خدمت میں پیش کروں۔

خدائے بزرگ و برتر نے مجھے زندگی میں بہت اچھے اور مخلص رفقاء عنایت فرمائے جس کے لئے میں اسکا لاکھ لاکھ شکر بجالاتا ہوں۔ مگر میری زندگی کو جو مستقیم راہ میرے اس استاد معظم و مکرم نے دکھلائی ہے، یہ پروردگار کا بہت بڑا لطف و احسان ہے۔

حسین بھائی سے میری شناسائی ۱۹۷۹ء میں ہوئی جب میں ڈاؤ میڈیکل کالج میں سالِ اول کا طالب علم تھا۔ یہ شخص میری تربیت کبھی بڑا بھائی بن کر کرتا تو کبھی چھوٹا بھائی بن جاتا۔ کبھی ایک محترم و شفیق و بزرگ استاد کا رول اپناتا تو کبھی اپنے کو میرا شاگرد کہہ کر استادی کے فرائض انجام دیتا۔ میں اللہ جل جلالہ کا اسکی اس عنایتِ خاص پر بے حد شکر بجالاتا ہوں۔ اس نے مجھے الٰہی صفات سے مزین استاد عطا کر کے اپنی راہ میں مضبوطی سے قدم رکھنا سکھایا۔ یہ مجھے کئی کئی صفحات پر مشتمل خطوط لکھا کرتا جن میں ایسی ایسی باتیں ہوتیں جو پہلی مرتبہ پڑھ کر میری کھوپڑی کے اوپر سے گزر جایا کرتی تھیں۔ لیکن میں ان موتی نما الفاظ کو ایک فائل میں رکھ لیا کرتا اور پھر بار بار انہیں پڑھتا رہتا۔ خطوط کی یہ فائل آج بھی میرے پاس محفوظ ہے۔

ذمہ داری ـــــ مسٔولیت ـــــ آزمائش وامتحان ـــــ اللہ سے رابطہ ـــــ اللہ کی مدد ـــــ سخت مصیبت وآزمائش کیلئے دُعا ـــــ اور پھراس سے گزرنے کے بعد اس سے بھی زیادہ سخت امتحان کی دُعا ـــــ یہ سارا فلسفہ اپنی سمجھ میں نہ آتا۔ لیکن پھر اللہ کا عطا کردہ یہ استاد خود اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات مجھے لکھتا یا دیگر ذرائع سے مجھے پتہ چلتے۔ اور جب میں عملی طور پر وہی ساری باتیں جو وہ لکھا کرتا تھا، خود اسی کی زندگی میں دیکھتا تو مجھے سمجھ میں آنے لگتا۔ خود اسکے ساتھ پیش آنے والے حالات کا جب میں مطالعہ کرتا اور پھر اس فائل کو کھولتا تو معلوم ہوتا کہ جو بات اس نے لکھی تھی، خود ویسا ہی اس کے ساتھ بھی تو ہوا ہے۔ اس کے بعد جب میں قدم آگے بڑھاتا تو مشکلات اور مسائل سے پست حوصلہ نہ ہوجایا کرتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کرتا کہ استاد کے حضور شکایات لکھ دیا کرتا کہ حسین بھائی یہ ہوگیا اور وہ ہوگیا۔ پھر جب ان کا جواب آتا کہ ''ارے اللہ کی راہ میں تو ایسا ہوتا ہی ہے بلکہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ بس خدا سے مدد طلب کیجئے اور ثابت قدمی کی دعا کیجئے'' ۔ جب میں انہی باتوں کی تطبیق خود استاد کو پیش آنے والے واقعات پر کرتا تو بات سمجھ میں آجاتی۔ میں خدا کا اس عنایت پر لاکھ لاکھ شکر بجالاتا ہوں۔

یہ استاد مجھے انکساری یوں سکھلاتا کہ مجھے اتنا کچھ سکھانے کے بعد بھی ہر کسی سے یہ کہتا پھرتا کہ ''یہ شاگرد میرا استاد ہے اور میں نے اس سے سیکھا ہے'' حالانکہ یہ میں جانتا ہوں کہ میں نے ان سے فقط لیا ہی لیا ہے، دیا کچھ نہیں۔ اور دیتا بھی کیا؟ جس کے پاس خود کچھ نہ ہو، وہ بھلا دے گا ہی کیا؟ جب کبھی مجھ سے کوئی

غلطی سرزد ہوتی تو یہ استاد مجھے ایسے سخت انداز میں ٹوکا کرتا کہ نہ تو کبھی ڈانٹتا، نہ اظہار برہمی کرتا، نہ کسی سے شکایت کرتا اور نہ ہی موضوع پر براہ راست گفتگو کرتا، لیکن اس کے باوجود مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا۔ اس کے بعد میں شرم سے پانی پانی ہو جاتا اور سوچتا کہ اب کی بار کیسے سامنا کرونگا۔ لیکن اس کے بعد تو وہ پہلے سے بھی زیادہ محبت کا اظہار کرنے لگتا اور یوں پیش آتا جیسے میں نے کچھ کیا ہی نہ ہو۔ الٰہی صفات سے مزین پروردگار کی اس مجسم عنایت کا میں جسقدر بھی شکر کروں، کم ہے۔

رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ کے دن تھے۔ میری زندگی کو سمتِ مستقیم دکھانے والے میرے استاد ایک روز دوپہر میں بڑے خوش خوش گھر تشریف لائے اور کہنے لگے "آج میں آپ کے لئے ایک بہت ہی قیمتی تحفہ لایا ہوں"۔ یہ بات اس زمانہ کی ہے جب میں ڈاؤ میڈیکل کالج میں دوسرے سال کا طالب علم تھا۔ حسین بھائی کے ہاتھ میں فارسی کی مفاتیح الجنان تھی۔ کتاب کھولی اور دعائے ابوحمزہ ثمالی کے کچھ جملوں کا ترجمہ مجھے سنانا شروع کر دیا۔ وہ عربی متن اور اس کا ترجمہ سناتے جا رہے تھے اور میں بڑے غور سے سن رہا تھا۔ میں دُعا کے لفظوں میں ڈوب چکا تھا، یکا یک آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔ خدا سے ہم کلام ہونے کا یہ انداز میں نے نہ کبھی دیکھا تھا اور نہ سنا تھا۔ دل میں کفِ افسوس ملنے لگا کہ عربی نہ جاننے کا کسقدر نقصان ہے کہ ایسے عظیم ذخائر ہمارے پاس موجود ہیں لیکن ہم ان سے بے بہرہ ہیں۔ مجھے اس دُعا سے عشق ہو گیا اور میں نے اسی وقت ٹھان لی کہ حسین بھائی سے پوری دُعا کا ترجمہ کرواؤں گا۔

اگلے ہی روز ان سے اپنی اس خواہش کا اظہار کر دیا۔ حسین بھائی نے وعدہ فرمالیا اور ترجمہ بھی شروع کر دیا۔ نصف سے زیادہ دُعا کا ترجمہ مکمل ہو چکا تھا کہ رمضان ۱۴۰۰ھ کے حسین شب و روز اپنے اختتام کو پہنچے۔ حسین بھائی واپس ایران عازمِ سفر ہو گئے اور بات ٹل گئی۔

۱۴۰۱ھ کا رمضان المبارک، پروردگار کی رحمتوں اور کرامتوں کو لے کر آیا اور اس کے ساتھ حسین بھائی کی بھی کراچی آمد ہوئی۔ طے یہ پایا کہ ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ رمضان کو جامع مسجد بوتراب میں اعتکاف کریں گے اور اسی دوران ترجمہ بھی مکمل کرلیا جائے گا۔ بالآخر ۲۶ ؍رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ کو بوقتِ عصر آپ نے ترجمہ میرے حوالے کر دیا۔

اس قدر نفیس ترجمہ کہ دل خوش ہوگیا۔ فیصلہ کرلیا کہ بہت جلد اسے چھپواؤں گا۔ ڈاؤ میڈیکل کالج کے آئی۔ ایس۔ او کے ساتھیوں سے تذکرہ ہوا اور طے یہ پایا کہ اسے آئی۔ ایس۔ او، ڈی ایم سی یونٹ کی جانب سے شائع کیا جائے گا۔ پروفیسر ڈاکٹر سید علی سرور رضوی مرحوم، رئیس شعبہ اقتصادیات (Economics)، کراچی یونیورسٹی نے جب مالی معاونت کا وعدہ فرمایا تو حوصلے اور بڑھے اور دن رات کی محنتوں کے بعد ۱۵ ؍رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ کو یہ کتاب پہلی بار منظر عام پر آ گئی۔ کتاب کا اگلا ایڈیشن تقریباً دس سال بعد عربی متن کے ساتھ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ میں خراسان بک سینٹر کی جانب سے چھپا اور اب وہ بھی ناپید ہے۔ خواہش ہوئی کہ اس کتاب کو دوبارہ سے چھپنا چاہیئے۔

خراسان بک سینٹر کے مالک محترم جناب سید شمس الحسن نجفی ابن آیت اللہ سید ابن حسن نجفی اعلی اللہ مقامہ سے درخواست کی کہ اگر ان کے پاس کتابت شدہ متن موجود ہے تو عنایت فرمادیں، کام آسان ہوجائے گا۔ شمس صاحب نے تلاش کرنے کا وعدہ فرمالیا اور اپنی گذشتہ کاوش کی فوٹو پرنٹ مجھے پہنچادی جسکے لئے میں تہہ دل سے ان کا ممنون ہوں ۔دعا گو ہوں کہ خُدا ان کی مساعد جمیلہ کو قبول فرمائے اور ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

اس کتاب کا تیسراایڈیشن اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔رمضان المبارک کی یہ کیف آور دُعا مومنین کے لئے ہماری جانب سے ہدیہ ہے۔استفادہ کرنے والے قارئین سے درخواست ہے کہ اس کا ثواب ہم دونوں کے مرحوم والدین:

مرحوم فدا حسین کنانی و مرحومہ صفیہ بائی بنت اسمٰعیل کریم

اور

مرحوم عبدالرسول گوکل و مرحومہ لیلیٰ بائی بنت حاجی فاضل علی نور محمد

کو ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایصال فرمادیں۔عین نوازش ہوگی۔

دعائے کمیل میں امیر المومنین علیہ الصلواۃ والسلام کے یہ الفاظ ہیں:

اے خدا!

''میری زبان کو اسی طرح اپنے ذکر میں گویا رکھ۔نیز میرے دل کو اپنی محبت میں پر جوش و وفا کوش بنادے''۔

پروردگار کے حضور ہم دونوں کی دُعا ہے کہ وہ ہمارے اور اس کے مابین
تعلق کو مضبوط بنانے میں ہم سب کی مدد فرمائے (آمین بحق محمد و آلہ الطاہرین)

والسلام

ڈاکٹر حسین کنانی و ڈاکٹر فاطمہ حسین

رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ / جون ۲۰۱۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے دل

الحمد لاھلہ والصلوۃ علیٰ اھلھا

دین، محبت ہے، اور محبت کے سوا کچھ بھی نہیں لیکن، ایسی محبت جو اللہ سے ہو، اللہ کے حوالے سے اور اللہ کے لیے ہو۔

گویا دین کی نظر میں مخلوقات حبیب اور خالق محبوب ہے، محبت کے اس رشتہ میں سب سے مضبوط رشتہ انسان اور اللہ کا ہے۔ اور ان دونوں کی یہ محبت ایسی ہے جس پر دونوں کو ناز ہے اور باقی سب کو رشک۔

یہ حبیب و محبوب دونوں ہی ایک دوسرے پر فدا ہیں۔ جب یہ آپس میں ایک دوسرے سے سرگوشی کرتے ہیں تو اسے ''مناجات'' کہا جاتا ہے۔

جس طرح ادب میں غزل اور غزل میں محبوب سے خطاب سب سے زیادہ لطیف اور نشاط آور مرحلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح محبت کی اس کائنات میں محبوب حقیقی سے خطاب کی لذّت بھی معجزہ آسا ہے۔

دینی ادب میں دُعا محبوب سے حبیب کی گفتگو ہے۔یوں تو سب ہی دُعائیں نشاط انگیز اور کیف آور ہیں لیکن رمضان کی دُعاؤں میں امام زین العابدین علیہ السلام کی وہ دُعا جو دعائے ابوحمزہ ثمالی کے نام سے مشہور ہے، عجیب وغریب ہے۔

اس دُعا کا یہ ترجمہ جس متن کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے، وہ محدثِ کبیر حضرت آیت اللہ حاج شیخ عباس قمی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مفاتیح الجنان کے مطابق ہے۔ روایتِ حدیث کے فن کے مطابق میں اس دعا کو اپنے مشائخ حدیث اور اساتیدِ محترم میں سے:

۱۔ مجدّدِ قرن حضرت آیت اللہ العظمیٰ
امام سید روح اللہ موسوی خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۲۔ استاد معظم شیخ الفقہا والمحدثین حضرت آیت اللہ العظمیٰ
سید شہاب الدین نجفی مرعشی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۳۔ استاد مکرم شیخ الحدیث والفقہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ
شیخ محمد رضا طبسی نجفی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۴۔ استاد محترم استاد الفقہا والمحدثین حضرت آیت اللہ العظمیٰ
سید علی فانی، علامہ فانی اصفہانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۵۔ والد مرحوم استاذ الاساتذہ رئیس المحققین حضرت آیت اللہ علامہ
سید مرتضیٰ حسین صدرالافاضل لکھنوی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۶۔ استاد معظم زاھد عصر، حکیم دوراں علامہ فاضل
سید زاھد حسین بارھوی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۷۔ شیخ الحدیث والفقہ حضرت آیت اللہ
سید یوسف حکیم رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۸۔ استاد معظم و مشفق محترم استاد الفقہا والمحدثین حضرت آیت اللہ حاج
سید ابن حسن نجفی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۹۔ استاد محترم رئیس حوزہ علمیہ فقیہ عصر حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج
سید محمد رضا گلپایگانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۱۰۔ استاد مکرم فیلسوفِ عصر حضرت آیت اللہ العظمیٰ
استاد محمد تقی جعفری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۱۱۔ استاد معظم حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج
شیخ محمد فاضل قفقازی لنکرانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ۔

۱۲۔ استاد محترم حضرت آیت اللہ
شیخ ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ۔

۱۳۔ استاد محترم حضرت آیت اللہ
شیخ جعفر سبحانی دام ظلہ۔

۱۴۔ شیخ المحدثین حضرت آیت اللہ شیخ محدث زادہ قمی اعلیٰ اللہ مقامہ،
فرزندِ محدثِ کبیر حضرت آیت اللہ العظمیٰ شیخ عباس قمی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ،
صاحبِ مفاتیح الجنان۔

کے ذریعہ ان تمام حضرات کے موثق و معتمد سلسلہ ہائے روایت کے واسطوں سے حضرت ابوحمزہ ثمالی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے ذریعہ حضرت امام زین العابدین علیہ وعلیٰ آبائہ الآف التحیۃ والثناء سے روایت کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

مجھے اس دُعا کے ترجمہ کا حکم میرے ایک ایسے الہٰی محبوب کی جانب سے ملا جو سراپا محبت ہے،

اس لیے یہ دعا میری اور ان کی جانب سے اس تمام احباب کے حضور نذر ہے جو الہٰی محبت کی لڑی کے موتی ہیں اور جو محبوبِ حقیقی سے مناجات کے کیف سے آشنا ہیں۔

میرے اس الہٰی دوست کا نام

حسین کنانی

ہے۔

اللہ جل جلالہٗ کے حضور ہم دونوں کی یہ دعا ہے کہ:

اے اللہ! تو تو ایسا ہے جیسا ہم چاہتے ہیں۔
اس لیے،
تو ہمیں ایسا بنا لے جیسا تو چاہتا ہے۔

آپ سب کا
حسین بھائی

۲۶/رمضان ۱۴۰۱ھ
۲۸/جولائی ۱۹۸۱ء
جامع مسجد بوتراب۔ کراچی ۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِلٰهِی ـــــ !

لَاتُؤَدِّبْنِی بِعُقُوبَتِكَ وَلَاتَمْكُرْبِی فِی

حِیلَتِكَ ـــــــ !!
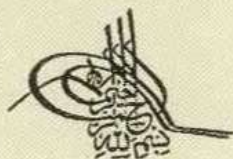
مِنْ اَیْنَ لِیَ الْخَیْرُ یَارَبِّ وَلَایُوجَدُ اِلَّامِنْ

عِنْدِكَ ،

وَمِنْ اَیْنَ لِیَ النَّجَاةُ وَلَاتُسْتَطَاعُ اِلَّابِكَ ،

لَاالَّذِی اَحْسَنَ اسْتَغْنٰی عَنْ عَوْنِكَ وَرَحْمَتِكَ ،

وَ ـــــ ،

میرے معبود!

تو غضب کے ساتھ مجھے اپنی تادیبی کارروائی سے محفوظ ، اور اپنی حکمتِ عملی سے بچائے رکھنا کہ میں اپنی لاعلمی کے سبب تیرے عذاب کو رحمت سمجھتا رہوں اور جب قیامت کے دن حقیقت سامنے آنے تو کفِ افسوس ملوں۔!

اے رب!

میں کہاں سے بھلائی حاصل کروں ؟ کہ بھلائی تو صرف اور صرف تیری ہی بارگاہ سے حاصل ہو سکتی ہے !

اور میرے لیے نجات کا سامان کہاں ہے ؟ کہ نجات صرف اور صرف تیرے ہی لطف و کرم سے میسّر آ سکتی ہے !

صورتِ حال تو یہ ہے کہ ؛

نہ تو بھلائی کرنے والا تیری مدد اور رحمت سے بے نیاز ہے ،

اور ،

لَا الَّذِیْ اَسَآءَ وَاجْتَرَءَ عَلَیْكَ وَلَمْ یُرْضِكَ
خَرَجَ عَنْ قُدْرَتِكَ!

یَارَبِّ یَارَبِّ............ سانس لینے تک دہراتے رہیں۔

بِكَ عَرَفْتُكَ وَاَنْتَ دَلَلْتَنِیْ عَلَیْكَ وَدَعَوْتَنِیْ
اِلَیْكَ،

وَلَوْلَا اَنْتَ لَمْ اَدْرِمَا اَنْتَ ــــــ!؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَدْعُوْهُ فَتُجِیْبُنِیْ ــــ، وَاِنْ
كُنْتُ بَطِیْئًا حِیْنَ یَدْعُوْنِیْ،

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَسْئَلُهُ فَیُعْطِیْنِیْ ــــــ،
وَاِنْ كُنْتُ بَخِیْلًا حِیْنَ یَسْتَقْرِضُنِیْ،

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اُنَادِیْهِ كُلَّمَا شِئْتُ
لِحَاجَتِیْ، وَاَخْلُوْبِهٖ حَیْثُ شِئْتُ لِسِرِّیْ
بِغَیْرِ شَفِیْعٍ ــــــ، فَیَقْضِیْ لِیْ حَاجَتِیْ ــ!

نہ ہی بُرائی کرنے والا اور ایسا جسور و بے باک شخص جو تجھے خوش نہ کرسکے تیری گرفت اور قدرت سے نکل سکتا ہے!

اے رب ، اے رب ، اے رب ، اے رب ، اے رب ، اے رب،
اے رب ، اے رب ، اے رب ......!

میں نے تجھے تیرے ہی ذریعہ سے پہچانا ہے ، تو ہی نے اپنی جانب میری رہنمائی کی ہے ، اور تو نے خود ہی مجھے اپنی جانب بلایا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں یہ جان ہی نہ پاتا کہ تو کون ہے !؟

تمام حمد اُس اللہ کے لیے ہے جس کو جب بھی میں نے پکارا اس نے میرا جواب دیا ، حالانکہ میری حالت ہمیشہ یہ رہی کہ جب بھی اس نے مجھے بلایا میں نے اس کا جواب دینے اور اس کی طرف جانے میں کاہلی کی۔

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس سے جب بھی میں نے سوال کیا اس نے مجھے ضرور عطا کیا حالانکہ اس نے جب بھی مجھ سے قرض کا مطالبہ کیا میں نے بخل اور کنجوسی ہی سے کام لیا۔

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے کہ جب بھی مجھے اس سے کوئی حاجت طلب کرنا ہوئی تو میں نے اسے پکار لیا ، اور جب بھی میں نے چاہا اس سے رازداری کے لیے خلوت کر لی ، اور وہ بغیر کسی سفارش اور واسطہ کے میری ضرورت پوری کر دیتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا اَدْعُوْ غَیْرَهٗ ، وَلَوْ دَعَوْتُ
غَیْرَهٗ لَمْ یَسْتَجِبْ لِیْ دُعَآئِیْ ـــــــ !
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا اَرْجُوْ غَیْرَهٗ ، وَلَوْ رَجَوْتُ
غَیْرَهٗ لَاَخْلَفَ رَجَائِیْ ،
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَکَلَنِیْ اِلَیْهِ ، وَاَکْرَمَنِیْ ،
وَلَمْ یَکِلْنِیْ اِلَی النَّاسِ ، فَیُهِیْنُوْنِیْ ـــــــ !
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَحَبَّبَ اِلَیَّ ـــــــ ، وَهُوَ غَنِیٌّ
عَنِّیْ ،
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَحْلُمُ عَنِّیْ حَتّٰی ـــــــ ،
کَاَنِّیْ لَا ذَنْبَ لِیْ ـــــــ !
فَرَبِّیْ ـــــــ ! اَحْمَدُ شَیْءٍ عِنْدِیْ وَاَحَقُّ بِحَمْدِیْ
اَللّٰهُمَّ ـــــــ !
اِنِّیْ اَجِدُ سُبُلَ الْمَطَالِبِ اِلَیْکَ مُشْرَعَةً ،
وَمَنَاهِلَ الرَّجَآءِ اِلَیْکَ مُتْرَعَةً ،
وَالْاِسْتِعَانَةَ بِفَضْلِكَ لِمَنْ اَمَّلَكَ

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے کہ میں اس کے علاوہ اور کسی کو نہیں پکارتا اور اگر میں اس کے علاوہ کسی اور کو پکاروں بھی تو میری پکار اور دعا کا مجھے کوئی جواب ہی نہ ملے۔

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس کے علاوہ میں کسی سے کوئی امید نہیں رکھتا اور اگر میں اس کے علاوہ کسی اور سے کوئی امید باندھوں بھی تو وہ امید ٹوٹ جائے۔

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اپنی ذات پر سہارا دے کر عزت عطا کی اور اس نے مجھے لوگوں کے سہارے پر چھوڑ کر رسوا نہیں کیا۔

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو مجھ سے محبت و الفت کا اظہار فرماتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے بے نیاز ہے۔

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو مجھ سے ایسے حلم و بردباری کا سلوک کرتا ہے جیسے میں نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا ہو!!

اسی لیے تو میرا رب میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور میری حمد کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔

اے میرے اللہ!

میں نے حصولِ مقصد کے راستوں کو تیری جانب کشادہ پایا، مجھے امیدوں کی آنکھیں تیری بارگاہ میں آنسو بہاتے ہوئے نظر آئیں، میں نے دیکھا کہ جو لوگ تجھ سے امید باندھتے ہیں ان

مُبَاحَةٌ ، وَاَبْوَابَ الدُّعَآءِ اِلَيْكَ لِلصّارِخِيْنَ مَفْتُوحَةٌ.

وَاَعْلَمُ ، اَنَّكَ لِلرّاجِيْنَ بِمَوْضِعِ اِجابَةٍ ، وَلِلْمَلْهُوفِيْنَ بِمَرْصَدِ اِغاثَةٍ.

وَاَنَّ ، فِى اللَّهْفِ اِلىٰ جُودِكَ وَالرِّضَا بِقَضَآئِكَ ،

عِوَضًا مِنْ مَنْعِ الْبَاخِلِيْنَ وَمَنْدُوحَةً عَمَّا فِىْ اَيْدِى الْمُسْتَاْثِرِيْنَ !

وَاَنَّ الرَّاحِلَ اِلَيْكَ قَرِيْبُ الْمَسَافَةِ وَاَنَّكَ لَا تَحْتَجِبُ عَنْ خَلْقِكَ اِلاَّ ! اَنْ تَحْجُبَهُمُ الْاَعْمَالُ دُوْنَكَ

وَقَدْ قَصَدْتُ اِلَيْكَ بِطَلِبَتِىْ وَتَوَجَّهْتُ اِلَيْكَ بِحَاجَتِىْ

وَجَعَلْتُ بِكَ اسْتِغَاثَتِىْ وَبِدُعَآئِكَ تَوَسُّلِىْ

کے لیے تیری فضل و کرم سے بھرپور مدد مباح ہے اور فریاد کرنے والوں کے لیے تیری بارگاہ میں دعا کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو ہمیشہ امیدیں باندھنے والوں کی حاجت برآری کے لیے تیار رہتا ہے اور تو تو خود ہی پریشان حال لوگوں کی جانب متوجہ اور ان کا انتہا سے زیادہ خیال رکھنے والا ہے۔

اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تیرے جود و کرم کے حضور گڑگڑانا اور تیرے فیصلے پر راضی رہنا کنجوس لوگوں کے سوال رَد کرنے کا بہترین عوض اور دنیا طلب لوگوں کی جمع پونجی سے بے نیازی کا بہترین سلیقہ ہے۔

مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تیری جانب سفر کرنے والے کا راستہ بہت قریب ہے، اور تو اپنی مخلوقات سے پنہاں نہیں ہوتا البتہ ان کے اعمال ان کے اور تیرے درمیان حجاب ڈال دیتے ہیں۔

اسی لیے میں اپنی تمناؤں کے ساتھ تیری جانب حاضر ہوا ہوں، اپنی حاجتوں کے ساتھ میں نے تیری جانب توجہ کی ہے، تجھ ہی کو میں نے اپنی مدد اور پناہ کا ٹھکانا قرار دیا ہے؛

اور،

میں اپنی دعاؤں میں تجھ ہی سے مربوط و متوسل

مِنْ غَيْرِ اسْتِحْقَاقٍ لِاسْتِمَاعِكَ مِنِّي وَلَا اسْتِيجَابٍ
لِعَفْوِكَ عَنِّي ــــــ !
بَلْ ــــــ ! لِثِقَتِي بِكَرَمِكَ ، وَسُكُونِي
اِلٰى صِدْقِ وَعْدِكَ ، وَلَجَائِي اِلَى الْاِيمَانِ
بِتَوْحِيدِكَ وَيَقِينِي بِمَعْرِفَتِكَ مِنِّي اَنْ ــــــ :
لَا رَبَّ لِي غَيْرُكَ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ ! وَحْدَكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ .
اَللّٰـهُمَّ ــــــــ !
اَنْتَ الْقَائِلُ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ صِدْقٌ :

"وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا"

وَلَيْسَ مِنْ صِفَاتِكَ يَا سَيِّدِي ــــــ !
اَنْ تَاْمُرَ بِالسُّؤَالِ وَتَمْنَعَ الْعَطِيَّةَ وَاَنْتَ الْمَنَّانُ
بِالْعَطِيَّاتِ عَلٰى اَهْلِ مَمْلَكَتِكَ وَالْعَائِدُ
عَلَيْهِمْ بِتَحَنُّنِ رَأْفَتِكَ ــــــ !

ہوا ہوں۔ حالانکہ میں اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ تو میری دعاؤں کو سُننے اور نہ ہی میں اس بات کا مستحق ہوں کہ تو اپنے عفوو کرم کے سبب ان دعاؤں کو مجھ سے قبول فرما لے!!

بات یہ ہے کہ مجھے تیرے کرم پر اعتماد ہے، تیرے وعدے کی سچائی نے مجھے سکون مرحمت فرمایا ہے، تیری وحدانیت پر اپنے ایمان کے سبب مجھے پناہ کی امید ہے اور مجھے اپنی اس معرفت پر یقین ہے کہ تیرے علاوہ میرا کوئی رب نہیں ہے اور نہ تیرے علاوہ کوئی الٰہ و معبود ہے۔ تو یگانہ ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

اے میرے اللہ!

تو نے خود ہی تو ارشاد فرمایا ہے، اور تیرا قول ہمیشہ حق اور تیرا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے:-

"واسئلوا اللّٰہ من فضلہ انہ کان بکم رحیما"

اور اللہ سے اس کے فضل کا مطالبہ کرو بے شک وہ تم پر رحیم ہے اور رہے گا۔

اور اے میرے سید و سردار!

یہ بات تیری شان سے دُور ہے کہ تو سوال کا حکم دے کر عطا کو روک لے، حالانکہ تو اپنی مملکت کے باشندوں پر عطا و بخشش میں حد سے زیادہ احسان فرماتا ہے۔ اور تیری انتہائی رافت و محبت کے سبب تیری نعمتیں ان پر پے در پے آتی ہی رہتی ہیں۔

اِلٰهِیْ ـــــــ !

رَبَّیْتَنِیْ فِیْ نِعَمِكَ وَ اِحْسَانِكَ صَغِیْرًا وَنَوَّهْتَ بِاسْمِیْ كَبِیْرًا

فَیَامَنْ رَبَّانِیْ فِی الدُّنْیَا بِاِحْسَانِهٖ وَتَفَضُّلِهٖ وَنِعَمِهٖ وَ اَشَارَلِیْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلٰی عَفْوِهٖ وَكَرَمِهٖ

مَعْرِفَتِیْ یَامَوْلَایَ دَلِیْلِیْ عَلَیْكَ ، وَحُبِّیْ لَكَ شَفِیْعِیْ اِلَیْكَ ،

وَاَنَا وَاثِقٌ مِنْ دَلِیْلِیْ بِدَلَالَتِكَ وَسَاكِنٌ مِنْ شَفِیْعِیْ اِلٰی شَفَاعَتِكَ

اَدْعُوْكَ یَاسَیِّدِیْ ـــــــ ! بِلِسَانٍ ـــــــ ، قَدْ اَخْرَسَهُ ذَنْبُهُ !

رَبِّ ـــــــ ! اُنَاجِیْكَ بِقَلْبٍ ـــــــ ، قَدْ اَوْبَقَهُ جُرْمُهُ

اَدْعُوْكَ یَارَبِّ

اے میرے معبود!

تو نے میرے بچپنے میں اپنی نعمت و احسان کے سایہ میں میری پرورش کی، اور جوانی میں بھی تو ہی نے مجھے سربلند و نیکنام کیا۔

تو اے وہ؛

جس نے دنیا میں اپنے احسان اور تفضل سے میری تربیت اور پرورش کی، اور آخرت میں میرے لیے اپنے عفو و کرم کی جانب توجہ کا سامان فراہم فرمایا؛

میرے آقا!

تیرے سلسلہ میں میری معرفت نے تیری جانب میری رہنمائی کی اور تجھ سے میری محبت تیری بارگاہ میں میری شفیع ہے۔

اور مجھے اپنی اس دلیل پر وثوق اس لیے ہے کہ اس کی جانب تو ہی نے میری رہنمائی فرمائی ہے اور میں اپنے اس سفارشی سے اس لیے مطمئن ہوں کہ سفارش قبول کرنے والا تو ہے۔

اے میرے سید و سردار!

میں تجھے اس زبان سے پکار رہا ہوں جس کو گناہوں نے گونگا کر دیا ہے۔

اے رب!

میں تجھ سے اس دل کے ذریعہ راز و نیاز کر رہا ہوں جو جرم و خطا کی کثرت سے ہلاکت میں غوطہ زن ہے۔

اے رب!

رَاهِبًا رَاغِبًا رَاجِيًا خَآئِفًا

إِذَا رَاَيْتُ مَوْلَایَ ذُنُوْبِیْ ــــــــ ، فَزِعْتُ ، وَ

إِذَا رَاَیْتُ كَرَمَكَ ــــــ ، طَمِعْتُ !

فَإِنْ عَفَوْتَ ــــــ ؛ فَخَيْرُ رَاحِمٍ ، وَإِنْ

عَذَّبْتَ ــــــ ؛ فَغَيْرُ ظَالِمٍ ــــــ !!

حُجَّتِیْ يَا اَللهُ فِیْ جُرْاَتِیْ عَلٰی مَسْئَلَتِكَ مَعَ

إِتْيَانِیْ مَا تَكْرَهُ ــــــــ :

جُوْدُكَ وَكَرَمُكَ ــــــ !

وَعُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ مَعَ قِلَّةِ حَيَآئِیْ ــــــ :

رَاْفَتُكَ وَرَحْمَتُكَ ــــــ !

وَقَدْ رَجَوْتُ اَنْ لَا تَخِيْبَ بَيْنَ ذَيْنِ وَذَيْنِ

مُنْيَتِیْ ــــــ ،

ہیں تجھے انتہائی خوف وہراس ، رغبت و لگاؤ اور امید وبیم
کے ملے جلے جذبات کے ساتھ پکار رہا ہوں۔

میرے آقا!

میرا حال یہ ہے کہ جب میں اپنے گناہوں کی جانب دیکھتا
ہوں تو آہ وزاری کرتا ہوں اور جب تیرے کرم پر نظر کرتا
ہوں تو میری ڈھارس بندھ جاتی ہے۔

چنانچہ اگر تو مجھے بخش دے تو تو سب سے بہتر رحم
فرمانے والا تو ہے ہی ، لیکن اگر تو مجھے عذاب میں مبتلا کرے
تب بھی تو ظالم نہیں قرار پا سکتا۔

اے اللہ!

مجھ میں یہ جو اتنی جرأت پیدا ہو گئی ہے کہ میں تیرے
اتنے ناپسندیدہ اعمال کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہو گیا ہوں،
وہ دراصل تیری سخاوت اور تیرے کرم کی وجہ سے ہے۔

اور یہ جو میں اس بے حیائی اور بے باکی کے ساتھ سخت
حالات اور انتہائی پریشانی کے موقعہ پر تیری پناہ حاصل کرنے
کے لیے تیرے دربار میں حاضر ہوا ہوں تو اس کا سبب تیری
انتہائی شفقت ومہربانی ہے۔

میں نے تجھ سے امید اس لیے باندھی ہے کہ میں جانتا
ہوں کہ تو میری برائیوں کے باوجود مجھے میری خواہشات اور
آرزوؤں میں ناکام و نامراد نہیں فرمائے گا۔

اس لیے ،

فَحَقِّقْ رَجَآئِيْ ، وَاسْمَعْ دُعَآئِيْ ـــــ!
يَاخَيْرَ مَنْ دَعَاهُ دَاعٍ ـــــ!
وَاَفْضَلَ مَنْ رَجَاهُ رَاجٍ ـــــ! :
عَظُمَ يَاسَيِّدِيْ اَمَلِيْ ـــــ، وَسَآءَ
عَمَلِيْ ـــــ،
فَاَعْطِنِيْ مِنْ عَفْوِكَ بِمِقْدَارِ اَمَلِي ، وَلَا
تُؤَاخِذْنِيْ بِاَسْوَءِ عَمَلِيْ ،
فَاِنَّ كَرَمَكَ ـــــ: يَجِلُّ عَنْ مُجَازَاةِ الْمُذْنِبِيْنَ!
وَحِلْمَكَ ـــــ: يَكْبُرُ عَنْ مُكَافَاةِ الْمُقَصِّرِيْنَ !
وَاَنَا ـــــ! يَاسَيِّدِيْ ـــــ!!

تو میری امید کو سچا کر دکھا،
اور
میری دعا کو سن لے،
اے! ان سب سے بہتر جن کو دعا کرنے والے پکارتے ہیں!
اور
اے ان سب سے افضل جن سے امیدیں باندھنے والے امید باندھتے ہیں!
اے میرے آقا!
میری آرزوئیں بہت بڑھ گئی ہیں اور میرے اعمال بہت خراب ہو چکے ہیں،
اس لیے،
تو اپنے عفوو درگزر سے مجھے اسی قدر مرحمت فرما دے جتنا میری آرزوؤں اور تمناؤں کا تقاضا ہے اور میرے برے اعمال پر میری گرفت نہ فرما۔
کیونکہ تیرا کرم اس سے کہیں بزرگ و برتر ہے کہ تو گناہگاروں کو سزا دے، اور تیرا حلم اس سے کہیں بلندو بالا ہے کہ تو کوتاہی کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچا۔
اور،
میں ـــــ تو،
اے میرے سید و سردار!

عَآئِذٌ بِفَضْلِكَ ، هَارِبٌ مِنْكَ اِلَيْكَ ، مُتَنَجِّزٌ

مَا وَعَدْتَ مِنَ الصَّفْحِ عَمَّنْ اَحْسَنَ بِكَ ظَنًّا !

وَمَا اَنَا يَارَبِّ ـــــ ! وَمَا خَطَرِیْ ـــــ !

هَبْنِیْ بِفَضْلِكَ وَتَصَدَّقْ عَلَیَّ بِعَفْوِكَ

اَیْ رَبِّ ـــــ !

جَلِّلْنِیْ بِسَتْرِكَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِیْخِیْ بِكَرَمِ

وَجْهِكَ ۔

فَلَوِاطَّلَعَ الْیَوْمَ عَلٰی ذَنْبِیْ غَیْرُكَ ـــــ ،

مَا فَعَلْتُهُ ۔

وَلَوْ خِفْتُ تَعْجِیْلَ الْعُقُوْبَةِ ـــــ ،

لَاجْتَنَبْتُهُ ۔

لَا ـــــ ، لِاَنَّكَ اَهْوَنُ النَّاظِرِیْنَ وَاَخَفُّ

الْمُطَّلِعِیْنَ ،

میں،

تیرے فضل و احسان کی تلاش و جستجو میں سرگرداں ہوں،
اور تیرے اس وعدے کے سبب تجھ سے بھاگ کر تیری ہی
جانب لپکا ہوں جو تو نے ان لوگوں کے متعلق کیا ہے جو
تیرے بارے میں حُسنِ ظن رکھتے ہیں۔

اے رب!

میں ذرّۂ ناچیز کیا حقیقت رکھتا ہوں!؟ اور تجھے
میرا کیا ڈر!؟ اس لیے تو مجھے اپنے فضل کی بنا پر بخش دے
اور مجھ پر اپنے عفو کے ذریعہ احسان فرما۔

اے رب!

میری پردہ پوشی فرما کر مجھے بزرگی اور جلال مرحمت
فرما اور میرے قابلِ گرفت و سزا گناہوں کو اپنی ذات کی بزرگواری
کے طفیل معاف فرما دے۔

کیونکہ،

اگر آج تیرے علاوہ کوئی اور میرے گناہوں پر مطلع ہوتا
تو میں ہرگز یہ گناہ انجام نہ دیتا، اور اگر مجھے عذاب میں
جلدی کا خوف ہوتا تو میں یقیناً ان گناہوں سے پرہیز کرتا۔

لیکن،

میں نے یہ سب کچھ اس لیے نہیں کیا کہ میرے نزدیک
تو تمام دیکھنے والوں میں سب سے کم مرتبہ اور بے قدر و قیمت
اور جاننے والوں میں سب سے کم اہمیت کا حامل ہے۔

بَلْ ــــــــ ، لِاَنَّكَ يَا رَبِّ ــــــــ !

خَيْرُ السَّاتِرِيْنَ وَاَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ وَاَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ ، ــــــــ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ . تَسْتُرُ الذَّنْبَ بِكَرَمِكَ ، وَتُؤَخِّرُ الْعُقُوْبَةَ بِحِلْمِكَ .

فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ وَعَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ .

وَيَحْمِلُنِيْ وَيُجَرِّئُنِيْ عَلٰى مَعْصِيَتِكَ ــــــــ :

حِلْمُكَ عَنِّيْ وَيَدْعُوْنِيْ اِلٰى قِلَّةِ الْحَيَآءِ ــــــــ :

سِتْرُكَ عَلَيَّ ،

وَيُسْرِعُنِيْ اِلَى التَّوَثُّبِ عَلٰى مَحَارِمِكَ ــــــــ :

مَعْرِفَتِيْ بِسَعَةِ رَحْمَتِكَ وَعَظِيْمِ عَفْوِكَ

يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ ــــــــ !

اَيْنَ سِتْرُكَ الْجَمِيْلُ

بلکہ،

اے رب!

یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تو سب سے اچھا پردہ پوش، سب سے بہتر حکم کرنے والا، سب سے زیادہ کریم، عیبوں کو چھپانے والا اور غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ تو اپنے کرم کے سبب گناہوں پر پردے ڈال دیتا ہے، اور اپنے حلم و بردباری کی بنا پر سزا میں تاخیر فرماتا ہے۔

اس لیے تمام حمد تیرے ہی لیے ہے کیونکہ، تو علم کے بعد بردباری دکھاتا ہے اور قدرت اور گرفت کے باوجود معاف فرما دیتا ہے۔

میرے سلسلے میں تیری بردباری مجھے تیری نافرمانی پر اُبھارتی اور تیرے گناہوں کی جرأت دیتی ہے، تو جو میری پردہ پوشی کرتا ہے اس لیے تیرے حضور میری حیا ٹوٹ جاتی ہے اور تیری رحمت کی وسعت اور تیرے عفو کی عظمت کے سلسلہ میں میری معرفت نے مجھے اتنا جسور کر دیا ہے کہ میں تیرے حرام کیے ہوئے کاموں کی جانب بہت تیزی سے بڑھتا ہوں۔

اے حلیم و کریم! اے حی و قیّوم!

اے گناہوں کو بخشنے اور توبہ کو قبول کرنے والے!

اے انتہائی بڑے بڑے احسان کرنے والے!

اے قدیم الاحسان!

تیری انتہائی اعلیٰ درجہ کی پردہ پوشی کہاں ہے!؟ تیری

اَیْنَ عَفْوُكَ الْجَلِیْلُ ـــــ !؟ اَیْنَ فَرَجُكَ الْقَرِیْبُ ـــــ !؟
اَیْنَ غِیَاثُكَ السَّرِیْعُ ـــــ !؟ اَیْنَ رَحْمَتُكَ الْوَاسِعَةُ ـــــ !؟
اَیْنَ عَطَایَاكَ الْفَاضِلَةُ ـــــ !؟ اَیْنَ مَوَاهِبُكَ الْهَنِیْئَةُ ـــــ !؟
اَیْنَ صَنَآئِعُكَ السَّنِیَّةُ ـــــ !؟ اَیْنَ فَضْلُكَ الْعَظِیْمُ ـــــ !؟
اَیْنَ مَنُّكَ الْجَسِیْمُ ـــــ !؟ اَیْنَ اِحْسَانُكَ الْقَدِیْمُ ـــــ !؟
اَین کَرَمُكَ یَاکَرِیْمُ ـــــ !؟
بِهٖ فَاسْتَنْقِذْنِیْ وَبِرَحْمَتِكَ فَخَلِّصْنِیْ
یَامُحْسِنُ یَامُجْمِلُ یَامُنْعِمُ یَامُفْضِلُ ـــــ !
لَسْتُ اَتَّکِلُ فِی النَّجَاةِ مِنْ عِقَابِكَ عَلٰی اَعْمَالِنَا،
بَلْ ـــــ ؛
بِفَضْلِكَ عَلَیْنَا ـــــ ، لِاَنَّكَ :
اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ، تُبْدِئُ
بِالْاِحْسَانِ نِعَمًا وَتَعْفُوْ عَنِ الذَّنْبِ کَرَمًا
فَمَا نَدْرِیْ ـــــ ! مَا نَشْکُرُ ـــــ !؟
اَجَمِیْلَ مَا تَنْشُرُ ؟

جلیل القدر عفو کہاں ہے !؟ تیری وہ گشائش و آسانی کہاں ہے جو بندوں سے بہت ہی نزدیک ہے !؟ تیری بہت تیزی سے پہنچنے والی مدد کہاں ہے !؟ تیری وسیع رحمت کہاں ہے !؟ تیری اعلیٰ درجہ کی عطا و بخشش کہاں ہے !؟ تیری خوشگوار موهبتیں کہاں ہیں !؟ تیری بیش قیمت مرحمتیں کہاں ہیں !؟ تیرا عظیم اور بے حد و حساب فضل کہاں ہے !؟ تیری جسیم اور بڑی بڑی نعمتیں کہاں ہیں !؟ تیرا قدیم اور ہمیشہ سے ہونے والا احسان کہاں ہے !؟ اے کریم تیرا کرم کہاں ہے !؟

اپنے اسی کرم کے طفیل مجھے نجات مرحمت فرما دے اور اپنی رحمت کے طفیل مجھے چھٹکارا مرحمت فرما دے۔

اے محسن ، اے مجمل !

اے منعم ، اے مفضل !

تیری سزا سے نجات کے سلسلہ میں مَیں نے اپنے اعمال پر کوئی بھروسہ نہیں کیا ہے بلکہ اس سلسلہ میں میرا بھروسہ تیرے اس فضل و کرم پر ہے جو تو ہم پر فرماتا رہتا ہے کیونکہ تو صاحبِ تقویٰ اور صاحبِ مغفرت ہے ، تو نے نعمتوں کے ذریعہ احسان سے ابتدا کی ہے اور تو اپنے کرم کے سبب ہمارے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

یہی تو سبب ہے کہ ہم یہ نہیں طے کر پا رہے ہیں کہ ہم تیری بارگاہ میں کس بات کا شکر ادا کریں ؛

اپنی ان بھلائیوں کا جو تو نے ہمارے بارے میں مشہور

اَمْ قَبِيحٍ مَا تَسْتُرُ ؟ اَمْ عَظِيمٍ مَا اَبْلَيْتَ وَ

اَوْلَيْتَ ؟ اَمْ كَثِيرٍ مَا مِنْهُ نَجَّيْتَ وَعَافَيْتَ!؟

يَا حَبِيبَ مَنْ تَحَبَّبَ اِلَيْكَ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِ مَنْ

لَاذَبِكَ وَانْقَطَعَ اِلَيْكَ ــــــ!

اَنْتَ الْمُحْسِنُ وَنَحْنُ الْمُسِيْئُوْنَ ــــــ،

فَتَجَاوَزْ يَارَبِّ عَنْ قَبِيحِ مَا عِنْدَنَا بِجَمِيلِ

مَا عِنْدَكَ ــــــ!

وَاَيُّ جَهْلٍ يَارَبِّ لَا يَسَعُهُ جُوْدُكَ !؟ اَوْاَيُّ

زَمَانٍ اَطْوَلُ مِنْ اَنَاتِكَ !؟ وَمَا قَدْرُ اَعْمَالِنَا

فِيْ جَنْبِ نِعَمِكَ ــــــ!؟

وَكَيْفَ نَسْتَكْثِرُ اَعْمَالاً نُقَابِلُ بِهَا كَرَمَكَ؟

بَلْ ــــ!

كَيْفَ يَضِيقُ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ مَا وَسِعَهُمْ

مِنْ رَحْمَتِكَ ــــــ!؟

يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ــــ!

کر رکھی ہیں یا اپنی ان برائیوں کا جو تو نے چھپا رکھی ہیں ، یا ان بڑے اور کٹھن امتحانوں کا جن میں تو نے ہمیں مبتلا کیا اور پھر ان کو ہم پر آسان فرما دیا یا ان بے شمار امتحانوں کا جن میں تو نے ہمیں کامیابی عطا فرمائی اور عافیت سے نوازا۔

اے اپنے چاہنے والوں کو چاہنے والے اور اے، اپنی جانب لپکنے والوں اور سب سے ٹوٹ کر اپنی جانب آنے والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک !

تو احسان کرنے والا ہے اور ہم برائیاں کرتے ہیں ! اس لیے اے رب ! جو قبیح باتیں ہم میں موجود ہیں تو ان سے اپنی ان جمیل باتوں کے سبب درگزر فرمادے جو تیرے پاس ہیں۔

اور اے رب !

کون سی جہالت ایسی ہے جسے تیرا لطف وکرم اپنے دامن میں نہ سمیٹ لے !؟ اور کون سا زمانہ ایسا ہے جو تیرے حلم و بردباری کے زمانے سے طویل ہو !؟ تیری نعمتوں کے مقابلے میں میرے اعمال کی کیا حیثیت ہے !؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم تیرے کرم سے اپنے اعمال کا مقابلہ کریں اور ان کو زیادہ سمجھیں !؟ اور یہ بھی کیسے ممکن ہے کہ تو نے گناہگاروں پر اپنی جن نعمتوں کو وسعت دی ہے تو خود ہی ان کا دائرہ تنگ کردے !؟

اے بے پناہ بخشنے والے !

يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ

فَوَعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِي ـــــ!

لَوْ نَهَرْتَنِي ـــــــ، مَا بَرِحْتُ مِنْ بَابِكَ وَلَا

كَفَفْتُ عَنْ تَمَلُّقِكَ لِمَا انْتَهَى إِلَيَّ مِنَ الْمَعْرِفَةِ

بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ ـــــــ! وَأَنْتَ الْفَاعِلُ لِمَا

تَشَاءُ تُعَذِّبُ مَنْ تَشَاءُ بِمَا تَشَاءُ كَيْفَ تَشَاءُ

وَتَرْحَمُ مَنْ تَشَاءُ بِمَا تَشَاءُ كَيْفَ تَشَاءُ۔

لَا تُسْئَلُ عَنْ فِعْلِكَ وَلَا تُنَازَعُ فِي مُلْكِكَ وَلَا تُشَارَكُ

فِي أَمْرِكَ وَلَا تُضَادُّ فِي حُكْمِكَ وَلَا يَعْتَرِضُ عَلَيْكَ

أَحَدٌ فِي تَدْبِيرِكَ

لَكَ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ

تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ

يَا رَبِّ ـــــ!

هٰذَا مَقَامُ مَنْ لَاذَ بِكَ

اور
اے انتہائی رحمت کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھ پھیلانے والے!
اے میرے آقا!
تیری عزّت کی قسم،
اگر تو مجھے اپنی بارگاہ سے دھتکار بھی دے گا تب بھی
میں تیرے دروازے سے ہٹوں گا نہیں، اور نہ تیرے حضور
گڑگڑانے اور تیری منّت سماجت کرنے سے باز آؤں گا۔
کیونکہ میں نے تجھے تیرے جود و کرم کے ساتھ پہچانا ہے۔
اور تو جو خود چاہتا ہے وہی کرتا ہے، جسے چاہتا ہے،
جس چیز سے چاہتا ہے اور جیسے چاہتا ہے عذاب دیتا
ہے۔ اور جس پر چاہتا ہے، جس چیز سے چاہتا ہے اور
جس طرح چاہتا ہے رحم فرماتا ہے۔
نہ تجھ سے تیرے افعال کے بارے میں پوچھا جا سکتا ہے،
نہ تجھ سے تیرے ملک کے سلسلہ میں جھگڑا جا سکتا ہے، نہ
تیرے معاملہ میں شرکت کی جا سکتی ہے، اور نہ ہی کوئی فردِ واحد
تیری تدبیر پر اعتراض کر سکتا ہے!
تخلیق و آفرینش اور حکم و فرمان تجھ ہی کو زیب دیتا
ہے اور تیرے ہی لیے ہے۔
تمام جہانوں کا رب بابرکت اور بزرگ و برتر ہے!
اے رب!
یہ اس شخص کا قیام ہے جو تیری بارگاہ کی طرف متوجّہ

وَاسْتَجَارَ بِكَرَمِكَ وَ اَلِفَ اِحْسَانَكَ وَنِعَمَكَ

وَاَنْتَ الْجَوَادُ الَّذِيْ ــــــــــ :

لَايَضِيْقُ عَفْوُكَ ، وَلَا يَنْقُصُ فَضْلُكَ ، وَلَا تَقِلُّ

رَحْمَتُكَ ــــــ !

وَقَدْ تَوَثَّقْنَا مِنْكَ بِالصَّفْحِ الْقَدِيْمِ وَالْفَضْلِ

الْعَظِيْمِ وَالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ -

اَفَتُرَاكَ يَارَبِّ ــــــ !

تُخْلِفُ ظُنُوْنَنَا ــــــ ؟ اَوْتُخَيِّبُ اٰمَالَنَا ــــــ ؟

كَلَّا يَاكَرِيْمُ ــــــ !

فَلَيْسَ هٰذَا ظَنُّنَا بِكَ وَلَاهٰذَا فِيْكَ طَمَعُنَا ــــ !

يَارَبِّ ــــــ !

اِنَّ لَنَا فِيْكَ اَمَلًا طَوِيْلًا كَثِيْرًا اِنَّ لَنَا فِيْكَ

رَجَآءً عَظِيْمًا -

ہوا ہے اور جس نے تیرے کرم سے پناہ طلب کی ہے، جس نے تیری نعمتوں اور احسانات سے محبّت کی ہے،

اور،

تو ــــــ!

وہ سخی ہے کہ تیرا عفو و در گزر تنگ نہیں ہوتا، تیرے فضل و احسان میں کوئی نقص نہیں پیدا ہوتا اور تیری رحمت میں کمی نہیں آتی۔

اسی لیے ہم نے بھی تجھ پر تیری ابدی عفو و درگزر، اور عظیم فضل و احسان اور وسیع رحمت کے سبب وثوق واطمینان کر لیا ہے۔

تو کیا اے رب!

تو ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرے گا جو تیرے بارے میں ہمارے حسنِ ظن کے خلاف ہو یا یہ کہ تو ہماری امیدوں پر پانی پھیر دے گا!؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں!

اے کریم!!

نہ تو تیرے بارے میں ہمارا یہ گمان ہے اور نہ ہی تیری ذات سے ہمیں یہ امید اور توقع ہے۔

اے رب!

تیری ذات سے ہماری لمبی لمبی اور بے پناہ تمنّائیں وابستہ ہیں اور ہمیں تیری ذات سے بڑی بڑی امیدیں ہیں۔

عَصَيْنَاكَ ــــ وَنَحْنُ نَرْجُوْ اَنْ تَسْتُرَ عَلَيْنَا !

وَدَعَوْنَاكَ ــــ وَنَحْنُ نَرْجُوْ اَنْ تَسْتَجِيْبَ عَلَيْنَا !

فَحَقِّقْ رَجَآئَنَا مَوْلَانَا ــــ !

فَقَدْ عَلِمْنَا مَا نَسْتَوْجِبُ بِاَعْمَالِنَا ــــ !

وَلٰكِنْ ــــ عِلْمُكَ فِيْنَا وَعِلْمُنَا بِاَنَّكَ لَاتَصْرِفُنَا

عَنْكَ حَثَّنَا عَلَى الرَّغْبَةِ اِلَيْكَ ، وَاِنْ كُنَّا غَيْرَ

مُسْتَوْجِبِيْنَ لِرَحْمَتِكَ . فَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تَجُوْدَ

عَلَيْنَا وَعَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِفَضْلِ سَعَتِكَ .

فَامْنُنْ عَلَيْنَا بِمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَجُدْ عَلَيْنَا فَاِنَّا

مُحْتَاجُوْنَ اِلٰى نَيْلِكَ

يَا غَفَّارُ ــــ !

بِنُوْرِكَ اهْتَدَيْنَا وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْنَا وَ

بِنِعْمَتِكَ اَصْبَحْنَا وَ اَمْسَيْنَا

ہم نے تیری نافرمانی کی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری پردہ پوشی فرما۔

ہم نے تجھے پکارا ہے اور تجھ سے دعا کی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری دعاؤں کو قبول فرمالے!

تو اے ہمارے آقا! ہماری امیدوں کو سچ کر دکھا!!

کیونکہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال کی بنا پر کس سلوک کے سزاوار ہیں۔

لیکن ہمارے بارے میں جو کچھ تو جانتا ہے، اس نے نیز ہم جو تیرے بارے میں یہ جانتے ہیں کہ تو ہمیں اپنی ذات سے ناامید اور محروم نہیں کرے گا، ان دونوں باتوں نے ہمیں تیری جانب راغب کیا ہے۔

کیونکہ اگرچہ ہم تیری رحمت کے سزاوار نہیں ہیں مگر تُو تو اس بات کا اہل ہے کہ ہم پر اور گناہ گاروں پر اپنے وسیع فضل وکرم کے سبب بخشش فرما۔

اس لیے، ہم پر وہ منّ و احسان فرما جس کا تُو اہل ہے اور ہم پر اپنی سخاوت کے دروازے کھول دے کیونکہ ہم تیری عطاؤں کے حد سے زیادہ محتاج ہیں۔

اے غفّار!

تُو نے اپنے نور سے ہماری ہدایت کی ہے، تُو نے اپنے فضل کے ذریعہ ہمیں دوسروں سے بے نیاز کردیا ہے اور ہم نے تیری نعمتوں کے سائے میں صبح و شام پرورش

ذُنُوْبُنَا بَيْنَ يَدَيْكَ ______،

نَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ مِنْهَا وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ ______!

تَتَحَبَّبُ اِلَيْنَا بِالنِّعَمِ

وَنُعَارِضُكَ بِالذُّنُوْبِ

خَيْرُكَ اِلَيْنَا نَازِلٌ

وَشَرُّنَا اِلَيْكَ صَاعِدٌ

وَلَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ مَلَكٌ كَرِيْمٌ

يَاْتِيْكَ عَنَّا بِعَمَلٍ قَبِيْحٍ فَلَا يَمْنَعُكَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْ

تَحُوْطَنَا بِنِعَمِكَ

وَتَتَفَضَّلَ عَلَيْنَا بِالْاٰيٰتِكَ

فَسُبْحَانَكَ

پائی ہے۔
اور اب ہمارے گناہ تیرے سامنے ہیں ،
اور — ،
اے ہمارے اللہ !
ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تجھ ہی سے توبہ کرتے ہیں۔
تُو ہم پر اپنی نعمتوں کے ذریعہ محبت فرماتا اور اس کا اظہار کرتا ہے۔
اور ،
ہم اپنے گناہوں کے ذریعہ تجھ سے جھگڑا کرتے ہیں
تیری بھلائیاں مسلسل ہماری جانب اترتی رہتی ہیں،
اور
ہماری برائیاں مستقل تیری جانب چڑھتی رہتی ہیں۔
اور
اے کریم بادشاہ !
مسلسل یہی ہوتا چلا آرہا ہے اور آئندہ بھی مسلسل یہی ہوتا رہے گا کہ ہم تیرے حضور قبیح اعمال کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور یہ بات تجھے اس بات سے ہرگز نہیں روکتی کہ تو ہمیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتوں میں غرق رکھے اور ہم پر اپنی نشانیوں کے ذریعہ فضل و کرم فرمائے۔
پاک و پاکیزہ ہے تیری ذات !

مَا اَحْلَمَكَ وَ اَعْظَمَكَ وَ اَكْرَمَكَ مُبْدِئًا وَمُعِيْدًا

تَقَدَّسَتْ اَسْمَآئُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَكَرُمَ

صَنَآئِعُكَ وَ فِعَالُكَ

اَنْتَ اِلٰهِيْ ــــــ!

اَوْسَعُ فَضْلًا وَ اَعْظَمُ حِلْمًا مِنْ اَنْ تُقَايِسَنِيْ

بِفِعْلِيْ وَخَطِيْئَتِيْ

فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ

سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ

اَللّٰهُمَّ اشْغَلْنَا بِذِكْرِكَ وَ اَعِذْنَا مِنْ سَخَطِكَ

وَ اَجِرْنَا مِنْ عَذَابِكَ وَارْزُقْنَا مِنْ مَوَاهِبِكَ وَ اَنْعِمْ

عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَارْزُقْنَا حَجَّ بَيْتِكَ وَزِيَارَةَ قَبْرِ

نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَمَغْفِرَتُكَ وَرِضْوَانُكَ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ اِنَّكَ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ

کہ ازل سے ابد تک تیرا حلم، تیری بزرگی اور تیرا کرم کتنا بے پایاں ہے!!
تیرے نام مقدس ہیں، تیری حمد و ثناء جلیل ہے،
تیرے آثار و افعال کریم ہیں۔
اے میرے معبود!
تو،
تیرا فضل اس سے کہیں زیادہ وسیع اور تیرا حلم اس سے کہیں زیادہ بلند مرتبہ ہے کہ تو میرے افعال اور میری خطاؤں کے ساتھ میرا مقابلہ کرے۔
عفو، عفو، عفو!
اے میرے سید و سردار، اے میرے سید و سردار،
اے میرے سید و سردار!!
اے میرے معبود!
ہمیں اپنی یاد میں مشغول فرما دے، اپنی ناراضگی سے امان مرحمت فرما دے، اپنے عذاب سے نجات عطا کر دے،
اپنی بے حساب اور پسندیدہ عطاؤں سے روزی عنایت فرما،
اپنے فضل و کرم سے ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی کر، ہمیں اپنے گھر کے حج اور اپنے اس نبیؐ کے مزار کی زیارت کی توفیق مرحمت فرما کہ جس پر اور جس کے اہل البیت پر تیرا درود، تیری رحمتیں، تیری مغفرتیں اور تیری رضامندیاں ہیں۔
بے شک تو اپنے بندوں سے قریب بھی ہے اور ان کی دعائیں قبول

وَارْزُقْنَا عَمَلاً بِطَاعَتِكَ وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِكَ
وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ
صَغِيْرًا اِجْزِهِمَا بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا وَبِالسَّيِّئَاتِ
غُفْرَانًا
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَآءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَتَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
ذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا صَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا حُرِّنَا وَ
مَمْلُوْكِنَا
كَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلَالاً بَعِيْدًا
وَخَسِرُوْا خُسْرَانًا مُبِيْنًا

بھی فرماتا ہے۔

اور تو ہمیں اپنی اطاعت کے ساتھ عمل کی توفیق مرحمت فرما نیز ہمیں اپنی ملّت اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنّت پر موت دے۔

اے میرے معبود!

مجھے اور میرے والدین کو بخش دے، اور ان دونوں پر تُو اپنی رحمتیں اس طرح ارزاں فرما جس طرح انھوں نے بچپنے میں میری تربیت کی اور میرے ناز اٹھائے تھے۔ تو ان دونوں کے احسانات کے بدلے میں ان پر احسان فرما اور ان دونوں کی برائیوں کے بدلے میں ان پر مغفرت کے دروازے کھول دے۔

اے میرے معبود!

مومنین و مومنات میں زندوں اور مُردوں سب ہی کو بخش دے اور ہمارے اور ان کے درمیان بھلائیوں کے ذریعے رابطہ استوار فرما دے۔

اے میرے معبود!

ہمارے زندوں اور مُردوں، ہمارے حاضرین و غائبین، ہمارے مَردوں اور عورتوں، ہمارے چھوٹوں اور بڑوں نیز ہمارے آزاد افراد اور غلاموں سب ہی کو بخش دے۔

اللہ سے روگردانی کرنے والوں نے جھوٹ بولا اور وہ بہت دور کی گمراہیوں نیز کھلے ہوئے گھاٹے میں مبتلا ہوئے۔

بار الٰہا!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَّا يَرْحَمُنِيْ وَاجْعَلْ عَلَيَّ مِنْكَ وَاقِيَةً بَاقِيَةً وَّلَا تَسْلُبْنِيْ صَالِحَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ وَارْزُقْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِحَرَاسَتِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِكَ وَاكْلَأْنِيْ بِكِلَائَتِكَ

وَارْزُقْنِيْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِيْ عَامِنَا هٰذَا وَفِيْ كُلِّ عَامٍ وَّزِيَارَةَ قَبْرِ نَبِيِّكَ وَالْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

وَلَا تُخْلِنِيْ يَا رَبِّ مِنْ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ الشَّرِيْفَةِ وَالْمَوَاقِفِ الْكَرِيْمَةِ

اَللّٰهُمَّ ———!

بھی فرماتا ہے۔

اور تو ہمیں اپنی اطاعت کے ساتھ عمل کی توفیق مرحمت فرما نیز ہمیں اپنی ملت اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت پر موت دے۔

اے میرے معبود!

مجھے اور میرے والدین کو بخش دے، اور ان دونوں پر تو اپنی رحمتیں اس طرح ارزاں فرما جس طرح انھوں نے بچپنے میں میری تربیت کی اور میرے ناز اٹھائے تھے۔ تو ان دونوں کے احسانات کے بدلے میں ان پر احسان فرما اور ان دونوں کی برائیوں کے بدلے میں ان پر مغفرت کے دروازے کھول دے۔

اے میرے معبود!

مومنین و مومنات میں زندوں اور مُردوں سب ہی کو بخش دے اور ہمارے اور ان کے درمیان بھلائیوں کے ذریعے رابطہ استوار فرما دے۔

اے میرے معبود!

ہمارے زندوں اور مُردوں، ہمارے حاضرین و غائبین، ہمارے مَردوں اور عورتوں، ہمارے چھوٹوں اور بڑوں نیز ہمارے آزاد افراد اور غلاموں سب ہی کو بخش دے۔

اللہ سے روگردانی کرنے والوں نے جھوٹ بولا اور وہ بہت دور کی گمراہیوں نیز کھلے ہوئے گھاٹے میں مبتلا ہوئے۔

بار الٰہا!

تُبْ عَلَيَّ حَتّٰى لَا اَعْصِيَكَ ـــــ!
وَاَلْهِمْنِي الْخَيْرَ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَخَشْيَتَكَ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ مَا اَبْقَيْتَنِيْ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ـــــ!
اَللّٰهُمَّ ـــــ!
اِنِّيْ كُلَّمَا قُلْتُ : "قَدْ تَهَيَّاْتُ وَتَعَبَّاْتُ"،
وَقُمْتُ لِلصَّلٰوةِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَنَاجَيْتُكَ ـــــ،
اَلْقَيْتَ عَلَيَّ نُعَاسًا ـــــ اِذَا اَنَا صَلَّيْتُ ،
وَسَلَبْتَنِيْ مُنَاجَاتَكَ ـــــ اِذَا اَنَا نَاجَيْتُ .
مَالِيْ ـــــ! كُلَّمَا قُلْتُ :
"قَدْ صَلُحَتْ سَرِيْرَتِيْ وَقَرُبَ مِنْ مَجَالِسِ
التَّوَّابِيْنَ مَجْلِسِيْ" ـــــ،
عَرَضَتْ لِيْ بَلِيَّةٌ ـــــ اَزَالَتْ قَدَمِيْ ،

توفیق مرحمت فرما کہ پھر میں کسی حالت میں تیری نافرمانی نہ کروں۔

اور

اے تمام جہانوں کے رب!

جب تک میں باقی ہوں، اس وقت تک کے لیے بھلائی اور اس پر عمل نیز اپنے انتہائی خوف و خشیت کے بھرپور توفیقات میرے دل و ضمیر کی انتہائی گہرائیوں میں اتار دے۔

خداوندا!

جب بھی میں نے یہ سوچا اور کہا کہ اب میں آمادہ اور مجہز ہو گیا ہوں، اور پھر میں تیرے حضور نماز کے لیے کھڑا ہوا اور تجھ سے راز و نیاز میں مشغول ہوا تو یکدم مجھ پر نماز کے دوران سستی اور اونگھ طاری ہو گئی اور عین اس وقت جب میں تجھ سے راز و نیاز میں مشغول تھا اس سستی نے مجھ سے مناجات کی قوت سلب کر لی۔

مجھے کیا ہو گیا ہے ——— !

کہ،

جب بھی میں نے یہ سوچا کہ اب میں نے اپنے درپردہ معاملات کو درست کر لیا ہے، اور میری نشست توبہ کرنے والوں کی نشستوں جیسی ہو گئی ہے،

تو ———،

یکایک، میرے لیے ایسی بلاء آ پہنچی جس کے سبب

وَحَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خِدْمَتِكَ ـــــــ ،

سَيِّدِيْ ــــــــ !

لَعَلَّكَ عَنْ بَابِكَ طَرَدْتَنِيْ وَعَنْ خِدْمَتِكَ نَحَّيْتَنِيْ !؟

اَوْ ــــــ ، لَعَلَّكَ رَاَيْتَنِيْ مُسْتَخِفًّا بِحَقِّكَ ـــ ،

فَاَقْصَيْتَنِيْ !؟

اَوْ ــــــ ، لَعَلَّكَ رَاَيْتَنِيْ مُعْرِضًا عَنْكَ ــــــ ،

فَقَلَيْتَنِيْ !؟

اَوْ ــــــ ، لَعَلَّكَ وَجَدْتَنِيْ فِيْ مَقَامِ الْكَاذِبِيْنَ ــــ ،

فَرَفَضْتَنِيْ !؟

اَوْ ــــــ ، لَعَلَّكَ رَاَيْتَنِيْ غَيْرَ شَاكِرٍ لِنَعْمَائِكَ ــــ ،

فَحَرَمْتَنِيْ !؟

میرے قدم ڈگمگا گئے۔

اور،

اے میرے آقا ——— !

یہ بلا میرے اور تیری خدمت کے درمیان رکاوٹ بن گئی !!

کہیں ایسا تو نہیں !

کہ تو نے مجھے اپنے دروازے سے دھتکار دیا، اور اپنی خدمت سے معزول کر دیا ہے ۔ !!؟

یا،

شاید ——— !

تُو نے مجھے اپنے حق کو ہلکا پھلکا اور معمولی سمجھنے والا دیکھا، اس لیے تُو نے مجھے اپنی بارگاہ سے دور کر دیا۔!

یا،

شاید ——— !

تُو نے مجھے جھوٹوں کی جگہ پایا، اس لیے تُو نے مجھے دُور پھینک دیا۔!

یا،

شاید ایسا ہوا ہو — !

کہ؛

تُو نے یہ دیکھا ہو کہ میں تیری نعمتوں کا شکر نہیں ادا کرتا اس لیے تُو نے مجھے محروم کر دیا — !

یا،

اَوْ ـــــــ ، لَعَلَّكَ فَقَدْتَنِیْ مِنْ مَجَالِسِ الْعُلَمَآءِ ـــــــ ،

فَخَذَلْتَنِیْ !؟

اَوْ ـــــــ ، لَعَلَّكَ رَاَیْتَنِیْ فِی الْغَافِلِیْنَ ـــــــ ،

فَمِنْ رَحْمَتِكَ اٰیَسْتَنِیْ !؟

اَوْ ـــــــ ، لَعَلَّكَ رَاَیْتَنِیْ اٰلِفَ مَجَالِسِ الْبَطَّالِیْنَ ـــــــ ،

فَبَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ خَلَّیْتَنِیْ !؟

اَوْ ـــــــ ، لَعَلَّكَ لَمْ تُحِبَّ اَنْ تَسْمَعَ دُعَآئِیْ ـــــــ ،

فَبَاعَدْتَنِیْ !؟

اَوْ ـــــــ ، لَعَلَّكَ بِجُرْمِیْ وَجَرِیْرَتِیْ ـــــــ ،

كَافَیْتَنِیْ !؟

ممکن ہے کہ ؛

تُو نے مجھے علماء کی محفل میں غیر حاضر دیکھا ہو اس لیے تُو نے مجھے ذلیل و رسوا کر دیا ہو — !

یا،

ممکن ہے کہ ؛

تو نے مجھے غافلوں کے درمیان دیکھا ہو اس لیے تُو نے مجھے اپنی رحمت سے مایوس کر دیا ہو — !

یا،

ہو سکتا ہے کہ ؛

تُو نے مجھے بیکاروں کی محفلوں کا خوگر پایا ہو اس لیے تُو نے میرے اور ان کے درمیان دوستی پیدا کر دی ہو — !

یا،

کہیں ایسا تو نہیں — !؟

کہ ؛

تو میری دعا سُننا ہی پسند نہ کرتا ہو اس لیے تُو نے مجھے اپنے سے دُور کر دیا ہو — !!؟

یا،

کہیں ایسا تو نہیں — !؟

کہ،

تُو نے میرے جرائم نیز اپنے مقابلے میں میری جسارتوں

اَوْ ـــــ ، لَعَلَّكَ بِقِلَّةِ حَيَآئِي مِنْكَ ـــــ ،
جَازَيْتَنِيْ !؟
فَاِنْ عَفَوْتَ يَا رَبِّ ـــــ فَطَالَ مَا عَفَوْتَ عَنِ
الْمُذْنِبِيْنَ قَبْلِيْ ،
لِاَنَّ كَرَمَكَ اَيْ رَبِّ ـــــ يَجِلُّ عَنْ مُكَافَاتِ
الْمُقَصِّرِيْنَ ،
وَاَنَا ـــــ ،
عَآئِذٌ بِفَضْلِكَ هَارِبٌ مِنْكَ اِلَيْكَ ـــــ ،
مُتَنَجِّزٌ مَا وَعَدْتَ مِنَ الصَّفْحِ عَمَّنْ اَحْسَنَ
بِكَ ظَنًّا ۔

اور جرأتوں کے سبب مجھے میرے ہی حال پر چھوڑ دیا ہو — اور یوں مجھے سزا دی ہو ——— !!؟

یا ،

کہیں ایسا تو نہیں — !؟

کہ ،

اپنی ذات سے میری بے حیائی اور بے باکی کے سبب تُو نے مجھے یوں سزا دی ہو ——— !!؟

اگر بات یہی ہے تو — ،

اے رب !

اگر تو معاف فرما دیتا تو یہ تیرے شایانِ شان تھا کیونکہ تُو مجھ سے پہلے بے شمار گناہگاروں کو معاف فرما چکا ہے — !

کیونکہ — ،

اے رب — !

تیرا کرم اس سے کہیں بزرگ و برتر و جلیل ہے کہ کوتاہ کاروں کو سزا دے !

اور ،

میں ——— ،

تیرے فضل وبخشش میں پناہ لیتا ہوں ، تجھ ہی سے بھاگ کر تیری جانب آیا ہوں اور میں تیری چشم پوشی کے اس وعدہ کی فوری تکمیل کا طلبگار ہوں جو تُو نے ان لوگوں سے کیا ہے جو تیرے بارے میں حُسنِ ظن رکھتے ہیں ۔

اِلٰهِیْ ـــــــــ!

اَنْتَ اَوْسَعُ فَضْلًا وَاَعْظَمُ حِلْمًا مِنْ اَنْ تُقَایِسَنِیْ بِعَمَلِیْ اَوْ اَنْ تَسْتَزِلَّنِیْ بِخَطِیْئَتِیْ

وَمَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ ـــــــــ!

وَمَا خَطَرِیْ ـــــــــ!

هَبْنِیْ بِفَضْلِكَ سَیِّدِیْ ـــــــــ!

وَتَصَدَّقْ عَلَیَّ بِعَفْوِكَ وَجَلِّلْنِیْ بِسِتْرِكَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِیْخِیْ بِكَرَمِ وَجْهِكَ۔

سَیِّدِیْ ـــــــــ!

اَنَا الصَّغِیْرُ الَّذِیْ رَبَّیْتَهٗ، وَاَنَا الْجَاهِلُ الَّذِیْ عَلَّمْتَهٗ، وَاَنَا الضَّآلُّ الَّذِیْ هَدَیْتَهٗ وَاَنَا الْوَضِیْعُ الَّذِیْ رَفَعْتَهٗ وَاَنَا الْخَآئِفُ الَّذِیْ اٰمَنْتَهٗ وَالْجَآئِعُ الَّذِیْ اَشْبَعْتَهٗ وَالْعَطْشَانُ الَّذِیْ اَرْوَیْتَهٗ وَالْعَارِیْ الَّذِیْ كَسَوْتَهٗ وَالْفَقِیْرُ الَّذِیْ اَغْنَیْتَهٗ وَالضَّعِیْفُ

اے میرے معبود!

تُو اس سے کہیں زیادہ کشادہ فضل اور عظیم حلم کا حامل ہے کہ تو مجھے میرے عمل کے ذریعہ تول یا میری خطاؤں کے سبب میرے قدم ڈگمگا دے ــ!!

اے میرے سیّد و سردار!

میں کیا اور میری اوقات کیا ــــ!!

تو،

میرے آقا!

مجھے اپنے فضل سے کچھ حصّہ عطا فرما، اپنے عفو سے تھوڑا بہت مجھے صدقہ کے طور پر مرحمت فرما دے۔ اپنی پردہ پوشی سے مجھے پورے طور پر ڈھانپ دے اور اپنے ذاتی کرم اور آبرو کے وسیلہ سے میری سزا معاف فرما دے ــ!!

میرے آقا!

میں وہ ننّھا منّا ہوں جس کی پرورش تُو نے کی، میں وہ جاہل ہوں جسے تُو نے علم کے زیور سے آراستہ کیا، میں وہ گم کردہ راہ ہوں جس کو تُو نے ہدایت دی، میں، وہ افتادہ اور گرا پڑا شخص ہوں جسے تُو نے بلندی مرحمت فرمائی، میں، وہ خوف زدہ ہوں جسے خوف سے تو نے امان مرحمت فرمائی، میں، وہ بھوکا ہوں جسے تو نے سیر کیا، میں، وہ پیاسا ہوں جسے تو سیراب کیا، میں، وہ برہنہ ہوں جسے تو نے لباس پہنایا، میں، وہ فقیر ہوں جسے تو نے غنی کیا، میں، وہ کمزور

الَّذِیْ قَوَّیْتَهٗ وَالذَّلِیْلُ الَّذِیْ اَعْزَزْتَهٗ وَالسَّقِیْمُ
الَّذِیْ شَفَیْتَهٗ وَالسَّآئِلُ الَّذِیْ اَعْطَیْتَهٗ وَالْمُذْنِبُ
الَّذِیْ سَتَرْتَهٗ وَالْخَاطِئُ الَّذِیْ اَقَلْتَهٗ وَ اَنَا الْقَلِیْلُ
الَّذِیْ کَثَّرْتَهٗ وَالْمُسْتَضْعَفُ الَّذِیْ نَصَرْتَهٗ وَاَنَا
الطَّرِیْدُ الَّذِیْ اٰوَیْتَهٗ

اَنَا یَارَبِّ الَّذِیْ لَمْ اَسْتَحْیِكَ فِی الْخَلَآءِ وَلَمْ اُرَاقِبْكَ
فِی الْمَلَآءِ

اَنَا صَاحِبُ الدَّوَاهِی الْعُظْمٰی اَنَا الَّذِیْ
عَلٰی سَیِّدِهٖ اجْتَرٰی اَنَا الَّذِیْ عَصَیْتُ جَبَّارَ
السَّمَآءِ اَنَا الَّذِیْ اَعْطَیْتُ عَلٰی مَعَاصِی الْجَلِیْلِ
الرُّشَا اَنَا الَّذِیْ حِیْنَ بُشِّرْتُ بِهَا خَرَجْتُ
اِلَیْهَا اَسْعٰی

ہوں جسے تُو نے قوّت عطا فرمائی، میں، وہ ذلیل ہوں جسے تُو نے عزّت سے نوازا، میں، وہ بیمار ہوں جسے تُو نے شفا دی، میں، وہ سوالی ہوں جس کا سوال تُو نے پورا کیا ہے، میں، وہ گنہ گار ہوں جس کی تُو نے پردہ پوشی کی ہے، میں، وہ خطاکار ہوں جس کی خطاؤں کو تُو نے کم اور نظرانداز کیا، میں، وہ قلیل ہوں جسے تُو نے کثرت دی، میں، وہ کمزور شمار کیے جانے والا ہوں جس کی مدد تُو نے کی ہے اور میں، وہ راندۂ درگاہ ہوں جسے تُو نے پناہ دی ہے۔

اس کے باوجود،

اے رب،

میں ہی وہ بھی ہوں —،

جس نے کبھی بھی تنہائیوں میں تجھ سے حیا نہیں کی اور نہ ہی اس نے محفلوں میں تیری پرواہ کی —!!

میں وہ ہوں کہ بڑی بڑی مصیبتوں نے میرا رخ کیا ہے میں وہ ہوں جس نے اپنے آقا کے حضور جرارت سے کام لیا ہے، میں وہ ہوں جس نے بلند و بالا آسمانوں کی گردن توڑ دینے والی ہستی کی نافرمانی کی ہے، میں وہ ہوں جس نے گناہوں کی بجاآوری کے لیے رشوت دی ہے، میں وہ ہوں کہ جب بھی مجھے گناہوں کے بجا لانے کے امکان کی خبر دی گئی تو میں اس کی جانب تیزی سے لپکا،

اور،

اَنَا الَّذِیْ اَمْهَلْتَنِیْ فَمَا ارْعَوَیْتُ وَسَتَرْتَ عَلَیَّ فَمَا اسْتَحْیَیْتُ وَعَمِلْتُ بِالْمَعَاصِیْ فَتَعَدَّیْتُ وَاَسْقَطْتَنِیْ مِنْ عَیْنِكَ فَمَا بَالَیْتُ فَبِحِلْمِكَ اَمْهَلْتَنِیْ وَبِسِتْرِكَ سَتَرْتَنِیْ حَتّٰی كَاَنَّكَ اَغْفَلْتَنِیْ وَمِنْ عُقُوْبَاتِ الْمَعَاصِیْ جَنَّبْتَنِیْ حَتّٰی كَاَنَّكَ اسْتَحْیَیْتَنِیْ ـــــــ!!

اِلٰهِیْ ـــــــ

لَمْ اَعْصِكَ حِیْنَ عَصَیْتُكَ ـــــــ، وَاَنَا بِرُبُوْبِیَّتِكَ جَاحِدٌ !

وَلَا ـــــــ، بِاَمْرِكَ مُسْتَخِفٌّ !

وَلَا ـــــــ، لِعُقُوْبَتِكَ مُتَعَرِّضٌ !

وَلَا ـــــــ، لِوَعِیْدِكَ مُتَهَاوِنٌ ـــــــ!!

میں وہی شخص ہوں ——،
جس کو تو نے گناہوں کے بعد توبہ کی مہلت دی مگر میں پھر بھی باز نہ آیا، تو نے میری پردہ پوشی کی مگر مجھے اس کے باوجود شرم وحیا نہیں آئی، بلکہ تیری اس پردہ پوشی پر تو میں نے اور بھی گناہ کرنا شروع کر دیے یہاں تک کہ حدیں توڑ دیں، تب تو نے مجھے اپنی نظروں سے گرا دیا، تو میں نے اس کی بھی پرواہ نہیں کی، پھر تو نے اپنے حلم وبردباری کے سبب مجھے مزید مہلت دی اور اپنی پردہ پوشی کے سبب میری اتنی پردہ پوشی کی جیسے تو نے میرے گناہوں کو بھلا ہی ڈالا ہو اور میری نافرمانیوں کی سزا سے مجھے معاف ہی کر دیا ہو، گویا کہ خود تجھے میری اس ڈھٹائی کے سبب مجھ سے شرم آگئی ہو اور خود تو میری اس بے حیائی کے سبب شرم وحیا میں ڈوب گیا ہو ——!!

———————————— !!!

میرے معبود!
اتنا ضرور ہے کہ؛
جب میں نے تیری نافرمانی کی، تو میری یہ نافرمانی تیری ربوبیت کے انکار کی بنیاد پر نہیں تھی، نہ ہی یہ صورت تھی کہ میں اس موقعہ پر تیرے حکم کو کوئی اہمیت نہیں دے رہا تھا، نہ ہی اس کا سبب یہ تھا کہ میں تیری سزا کو خاطر میں نہیں لا رہا تھا اور عذاب کے سلسلہ میں تیرے وعدے کو کوئی اہمیت نہیں دے رہا تھا،

لٰكِنْ ـــــــــ،

خَطِيْئَةٌ عَرَضَتْ وَسَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ وَغَلَبَنِيْ هَوَايَ وَاَعَانَنِيْ عَلَيْهَا شِقْوَتِيْ وَغَرَّنِيْ سِتْرُكَ الْمُرْخٰى عَلَيَّ فَقَدْ عَصَيْتُكَ وَخَالَفْتُكَ بِجُهْدِيْ

فَالْاٰنَ ــــــ!

مِنْ عَذَابِكَ مَنْ يَسْتَنْقِذُنِيْ ــــــ! وَمِنْ اَيْدِي الْخُصَمَآءِ غَدًا مَنْ يُخَلِّصُنِيْ ــــ! وَبِحَبْلِ مَنْ اَتَّصِلُ اِنْ اَنْتَ قَطَعْتَ حَبْلَكَ عَنِّيْ ــــــــ!!

بلکہ،
سچی بات تو یہ ہے کہ؛
غلطی اور خطا میرے سامنے آئی، اور اس نے میرے لیے
میرے نفس کو بہکا دیا، پھر میری ہوا و ہوس مجھ پر غالب آگئی
اور میری شقاوت نے اس سلسلہ میں میری مدد کی، اور میرے
بارے میں تیری بے پناہ پردہ پوشی نے مجھے غرور میں
مبتلا کر دیا،
چنانچہ،
میں نے اپنی پوری توانائیوں کو بروئے کار لاکر تیری
نافرمانی اور مخالفت کی ——— !!
تو،

اب ———،
مجھے، کون تیرے عذاب سے بچا سکتا ہے،
اور،
کل ———،
دشمنوں کے ہاتھوں سے مجھے کون نجات دلا سکتا ہے،
اور،
اگر ———،
تُو نے اپنی (محبت کی) رسی کو مجھ سے توڑ لیا تو میں کس
کی رسی سے وابستہ ہو سکوں گا ——— !!
تو،

فَوَاسَوْ اَتَا ـــــــ !

عَلٰى مَا اَحْصٰى كِتَابُكَ مِنْ عَمَلِى الَّذِىْ لَوْلَا مَا اَرْجُوْ
مِنْ كَرَمِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ وَنَهْيِكَ اِيَّاىَ
عَنِ الْقُنُوْطِ لَقَنَطْتُ عِنْدَمَا اَتَذَكَّرُهَا !

يَا خَيْرَ مَنْ دَعَاهُ دَاعٍ ـــــــ !

وَ اَفْضَلَ مَنْ رَجَاهُ رَاجٍ ـــــــ !

اَللّٰهُمَّ ـــــــ ،

بِذِمَّةِ الْاِسْلَامِ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ وَبِحُرْمَةِ الْقُرْاٰنِ
اَعْتَمِدُ اِلَيْكَ وَبِحُبِّى النَّبِىَّ الْاُمِّىَّ الْقُرَشِىَّ
الْهَاشِمِىَّ الْعَرَبِىَّ التِّهَامِىَّ الْمَكِّىَّ الْمَدَنِىَّ
اَرْجُو الزُّلْفَةَ لَدَيْكَ

فَلَا تُوْحِشِ اسْتِينَاسَ اِيْمَانِىْ وَلَا تَجْعَلْ ثَوَابِىْ
ثَوَابَ مَنْ عَبَدَ سِوَاكَ

وائے ہو میری رسوائی پر ،
خاص طور سے اس وقت جب تیری کتاب میرے ان تمام اعمال کو گنا ڈالے جن کی حالت یہ ہے کہ ؛
اگر مجھے تیرے کرم اور تیری رحمت کی پہنائیوں اور وسعتوں سے امید نہ ہوتی اور تو نے مجھے مایوسی وقنوطیت سے منع نہ کیا ہوتا ،
تو میں جب اپنے ان گناہوں کو یاد کرتا تو یقیناً مایوس ہو جاتا ،
اے وہ کہ جو ؛
ان سب میں بہتر ہے جن کو دعا کرنے والے پکارتے ہیں!
اور ،
ان سب میں افضل ہے جن سے امید رکھنے والے امید رکھتے ہیں !
اے معبودِ حقیقی —!!
میں اسلام کے عہد و پیمان کے ذریعے تجھ سے متوسل ہوں، قرآن کی حرمت کے سبب تجھ پر اعتماد کرتا ہوں ، اور امی ، قرشی ، ہاشمی ، عربی ، تہامی ، مکی اور مدنی نبی کے ذریعہ تیرے حضور تقرب کا متمنی ہوں ،
تو میرے ایمان کے سبب میرے انس و اطمینان کو وحشت و بے سکونی میں نہ بدل ، اور میرے اجر و جزا کو ایسے بندے کے اجروجزا جیسا نہ قرار دے جس نے تیرے

فَاِنَّ قَوْمًا ــــــــــ،

اٰمَنُوْا بِاَلْسِنَتِهِمْ لِيَحْقِنُوْا بِهٖ دِمَآئَهُمْ فَاَدْرَكُوْا مَا اَمَّلُوْا

وَاِنَّا ــــــــــ،

اٰمَنَّا بِكَ بِاَلْسِنَتِنَا وَقُلُوْبِنَا لِتَعْفُوَعَنَّا فَاَدْرِكْنَا مَا اَمَّلْنَا وَ ثَبِّتْ رَجَآئَكَ فِيْ صُدُوْرِنَا وَلَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

فَوَعِزَّتِكَ ــــــ!

لَوِانْتَهَرْتَنِيْ ــــــــ، مَابَرِحْتُ مِنْ بَابِكَ وَلَاكَفَفْتُ عَنْ تَمَلُّقِكَ لِمَا

علاوہ کسی اور کی عبادت کی ہو ،
کیونکہ ،
کچھ گروہ اور اقوام ایسے بھی ہیں جو زبانی زبانی اس لیے ایمان لائے ہیں کہ اس کے ذریعہ اپنی جانیں بچا لیں ، چنانچہ انھوں نے اپنی تمنائیں حاصل کرلیں ،
لیکن ،
ہم ، تجھ پر اپنی زبانوں اور دلوں سے اس لیے ایمان لائے ہیں کہ تُو ہم کو معاف فرما دے ،
اس لیے ـــــــ ،
تُو ہمیں بھی ہماری آرزوؤں تک پہنچا دے ، اپنی ذات سے ہماری امیدوں کو ہمارے دلوں میں مضبوطی سے جما دے اور ثابت کر دے ، ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو تاریکی اور گمراہی میں نہ ڈال اور ہمیں اپنی جانب سے رحمت مرحمت فرما ،
کیونکہ تُو تو ہے ہی وھاب اور کثرت سے عطا کرنے والا ـــ!
تیری عزّت کی قسم ـــ!
اگر تو مجھے اپنے درِ رحمت سے دھتکار دے گا تب بھی میں تیری چوکھٹ سے ہلوں گا نہیں ، اور نہ ہی میں تیرے تملق و چاپلوسی اور تیرے حضور مسلسل گڑگڑاہٹ و التماس سے باز آؤں گا ۔

اُلْهِمْ قَلْبِیْ یَاسَیِّدِیْ مِنَ الْمَعْرِفَۃِ بِکَرَمِكَ وَسَعَۃِ رَحْمَتِكَ !

اِلٰی مَنْ یَذْھَبُ الْعَبْدُ اِلاَّ اِلٰی مَوْلَاہُ ـــــــ !

وَ اِلٰی مَنْ یَلْتَجِیُٔ الْمَخْلُوْقُ اِلاَّ اِلٰی خَالِقِہٖ ـــــ !

اِلٰھِیْ ـــــــ !

لَوْ قَرَنْتَنِیْ بِالْاَصْفَادِ وَمَنَعْتَنِیْ سَیْبَكَ مِنْ بَیْنِ الْاَشْھَادِ وَدَلَلْتَ عَلٰی فَضَایِحِیْ عُیُوْنَ الْعِبَادِ وَاَمَرْتَ بِیْ اِلَی النَّارِ وَحُلْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ الْاَبْرَارِ

ـــــــــــ مَا قَطَعْتُ رَجَآئِیْ مِنْكَ

وَمَا صَرَفْتُ

کیونکہ،

اے میرے سید و سردار!

تُو نے مجھے اپنے کرم اور اپنی رحمت کی وسعت وپہنائیوں کی معرفت عطا کر دی ہے —!

تو ہی بتا ———!

کہ،

بندہ اپنے آقا کے علاوہ اور کس کی طرف جائے؟ اور مخلوق اپنے خالق کے علاوہ اور کس کی پناہ حاصل کرے؟

میرے معبود!

اگر تُو مجھے اپنے قہر و غضب کی زنجیروں میں جکڑ بھی دے، اور بہت سے دیکھنے والوں کے سامنے اپنی عطا کو مجھ سے روک لے، اور میری ذلتوں اور رسوائیوں پر لوگوں کی نگاہوں کو متوجہ بھی کر دے،

یہاں تک کہ اگر،

تُو مجھے جہنّم کی آگ میں ڈالنے کا حکم بھی دے دے،

اور

میرے اور نیکو کاروں کے درمیان جدائی بھی ڈال دے،

تب بھی،

میں،

تجھ سے اپنی امیدوں کو توڑوں گا نہیں، اور نہ ہی

تَامِيلِيْ لِلْعَفْوِ عَنْكَ وَلَاخَرَجَ حُبُّكَ مِنْ قَلْبِيْ ـــ!
اَنَا لَا اَنْسٰى اَيَادِيكَ عِنْدِيْ وَسِتْرَكَ عَلَيَّ فِيْ
دَارِ الدُّنْيَا ـــــــ!

سَيِّدِيْ ـــــ!
اَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِيْ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَ الْمُصْطَفٰى وَاٰلِهٖ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَانْقُلْنِيْ اِلٰى دَرَجَةِ التَّوْبَةِ اِلَيْكَ وَاَعِنِّيْ بِالْبُكَاءِ
عَلٰى نَفْسِيْ فَقَدْ اَفْنَيْتُ بِالتَّسْوِيْفِ وَالْاٰمَالِ عُمْرِيْ
وَقَدْ نَزَلْتُ مَنْزِلَةَ الْاٰيِسِيْنَ مِنْ خَيْرِيْ
فَمَنْ يَكُوْنُ اَسْوَءَ حَالًا مِنِّيْ اِنْ ـــــــ اَنَا
نُقِلْتُ عَلٰى مِثْلِ حَالِيْ اِلٰى قَبْرِيْ لَمْ اُمَهِّدْهُ
لِرَقْدَتِيْ

اس لگن کو توڑوں گا جو مجھے تیری بخشش کے سلسلہ میں ہے،
اور نہ ہی میرے دل سے تیری محبت نکلے گی،
میں تو اس کے باوجود،
نہ تو اپنے سلسلہ میں تیری عطاؤں کو فراموش کروں گا
اور نہ ہی دنیا میں تو نے جو میری پردہ پوشی کی ہے اسے
بھلاؤں گا ـــــــ!
اے میرے آقا!
میرے دل سے دنیا کی محبت کو نکال پھینک ، اور
میرے اور حضرت مصطفیٰ اور ان کی آل جو تیری مخلوق میں
سب سے بہتر اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
ہیں، کے درمیان ایک مضبوط تعلقِ خاطر قائم فرما دے ،
اور مجھے اپنی بارگاہ میں توبہ کرنے والوں کے درجہ میں منتقل
فرما دے، اور اپنے نفس پر میری آہ و زاری میں میری
مدد فرما ،
کیونکہ ،
میں نے اپنی عمر کو فضولیات اور بے جا آرزوؤں میں
فنا کر ڈالا ہے ، اور اب میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں جب مایوس
ہونے والے میری اصلاح اور بھلائی سے مایوس ہو چکے ہیں،
ایسی صورت میں ، مجھ سے زیادہ بدحال کون ہو گا ،
کہ ـــــ اگر میں اسی حالت میں قبر میں چلا گیا کہ میں نے
نہ تو اسے اپنی خواب گاہ کے طور پر تیار کیا ہے اور نہ

وَلَمْ اَفْرُشْهُ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ لِضَجْعَتِیْ ـــــ!

وَمَالِیْ لَا اَبْکِیْ ـــــ!؟

وَلَا اَدْرِیْ اِلٰی مَا یَکُوْنُ مَصِیْرِیْ وَاَرٰی نَفْسِیْ تُخَادِعُنِیْ وَاَیَّامِیْ تُخَاتِلُنِیْ وَقَدْ خَفَقَتْ عِنْدَ رَأْسِیْ اَجْنِحَۃُ الْمَوْتِ ـــــ!

فَمَالِیْ لَا اَبْکِیْ ـــــ!؟

اَبْکِیْ لِخُرُوْجِ نَفْسِیْ ـــــ! اَبْکِیْ لِظُلْمَۃِ قَبْرِیْ ـــــ! اَبْکِیْ لِضِیْقِ لَحْدِیْ ـــــ!

اَبْکِیْ لِسُؤَالِ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ اِیَّایَ ـــــ!

اَبْکِیْ لِخُرُوْجِیْ مِنْ قَبْرِیْ

عُرْیَانًا ذَلِیْلًا حَامِلًا ثِقْلِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اَنْظُرُ مَرَّۃً عَنْ یَمِیْنِیْ وَاُخْرٰی عَنْ شِمَالِیْ اِذِ الْخَلَائِقُ فِیْ شَاْنٍ غَیْرِ شَاْنِیْ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُغْنِیْهِ وُجُوْهٌ یَوْمَئِذٍ مُسْفِرَۃٌ ضَاحِکَۃٌ مُسْتَبْشِرَۃٌ وَوُجُوْهٌ یَوْمَئِذٍ عَلَیْهَا غَبَرَۃٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَۃٌ وَذِلَّۃٌ

ہی اپنے بستر کے طور پر اپنے عملِ صالح کے ذریعہ وہاں کچھ بچھایا ہے ـــــــ تو مجھ پر افسوس ہی افسوس ہے!

پھر میں کیوں نہ روؤں ـــ!

کیونکہ میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ مجھے کہاں تک جانا ہے؟ اور پھر میں مسلسل یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ میرا نفس مجھے برابر دھوکا دیے جا رہا ہے، اور میرے شب و روز مجھ سے مکّاری کر رہے ہیں اور ان حالات میں موت اپنے خوفناک پروں کے ساتھ میرے سر پر منڈلا رہی ہے ـــ!!

میں کیونکر نہ روؤں ـــــــ!!

میں اپنی قبر کی تاریکی پر رو رہا ہوں، میں اپنی لحد کی تنگی پر آہ وفغاں میں مصروف ہوں، میرا گریہ و زاری مجھ سے منکر و نکیر کے سوالات کے سلسلہ میں ہے، میرے نالے قبر سے ایسی حالت میں نکالے جانے کے سلسلہ میں ہیں کہ میں برہنہ ہوں گا، ذلّت و رسوائی کی حالت میں ہوں گا، اپنا بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ناامیدی کے ساتھ کبھی دائیں اور کبھی بائیں نظر دوڑا رہا ہوں گا، جبکہ دوسری مخلوقات مجھ سے الگ کسی اور حالت میں ہوں گی ـــ!!

اس دن تو ہر شخص اس طرح اپنی حالت میں گرفتار ہو گا کہ وہ دوسروں سے بے نیاز ہو گا، اس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور خوشی کے مارے ہنس رہے ہوں گے اور کچھ چہرے گرد آلود ہوں گے اور ان پر ذلّت و پھٹکار برس رہی ہو گی ـــ!!

سَیِّدِیْ ــــــ!
عَلَیْکَ مُعَوَّلِیْ وَمُعْتَمَدِیْ وَرَجَآئِیْ وَتَوَکُّلِیْ وَ
بِرَحْمَتِکَ تَعَلُّقِیْ تُصِیْبُ بِرَحْمَتِکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِیْ
بِکَرَامَتِکَ مَنْ تُحِبُّ۔
فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا نَقَّیْتَ مِنَ الشِّرْکِ
قَلْبِیْ ــــــ!
وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی بَسْطِ لِسَانِیْ ــــــ!
اَفَبِلِسَانِیْ هٰذَا الْکَالِّ اَشْکُرُکَ ــــــ!؟
اَمْ بِغَایَةِ جُهْدِیْ فِیْ عَمَلِیْ اُرْضِیْکَ ــــــ!؟
وَمَا قَدْرُ لِسَانِیْ یَارَبِّ فِیْ جَنْبِ شُکْرِکَ ــــــ!؟

اے میرے سید و سردار!

میرا تمام تر اطمینان، اعتماد، امید اور بھروسہ تجھ ہی پر ہے، اور میرا تعلقِ خاطر تیری ہی رحمت سے وابستہ ہے، تو جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے اور جسے دوست رکھتا ہے اُسے اپنی کرامت و بزرگواری کے سبب ہدایت فرما دیتا ہے،

تو،

تیری حمد ہے،

اس پر کہ،

تو نے میرے دل کو شرک سے پاک رکھا،

اور،

تیری حمد ہے،

اس پر کہ،

تو نے میری زبان کو گویا کیا۔

تو کیا،

میں اپنی اس گنگ زبان سے تیرا شکر ادا کر سکتا ہوں!؟

یا،

عمل کے سلسلے میں اپنی انتہائی کوششوں کو بروئے کار لا کر تجھے راضی کر سکتا ہوں!؟

تیرے شکر کے مقابلے میں میری زبان کی اوقات ہی کیا ہے!؟

وَمَا قَدْرُ عَمَلِيْ فِيْ جَنْبِ نِعَمِكَ وَاِحْسَانِكَ ــــــ !؟

اِلٰهِيْ ــــــ !

اِنَّ جُوْدَكَ بَسَطَ اَمَلِيْ وَشُكْرَكَ قَبِلَ عَمَلِيْ۔

سَيِّدِيْ ــــــ !

اِلَيْكَ رَغْبَتِيْ وَاِلَيْكَ رَهْبَتِيْ وَاِلَيْكَ تَأْمِيْلِيْ۔

وَقَدْ سَاقَنِيْ اِلَيْكَ اَمَلِيْ وَعَلَيْكَ يَا وَاحِدِيْ عَكَفَتْ هِمَّتِيْ وَفِيْمَا عِنْدَكَ انْبَسَطَتْ رَغْبَتِيْ وَلَكَ خَالِصُ رَجَائِيْ وَخَوْفِيْ وَبِكَ اَنِسَتْ مَحَبَّتِيْ وَاِلَيْكَ اَلْقَيْتُ بِيَدِيْ وَبِحَبْلِ طَاعَتِكَ مَدَدْتُ رَهْبَتِيْ۔

يَا مَوْلَايَ ــــــ !

بِذِكْرِكَ عَاشَ قَلْبِيْ وَبِمُنَاجَاتِكَ بَرَّدْتُ اَلَمَ الْخَوْفِ عَنِّيْ

اور،

تیری نعمتوں اور احسانات کے مقابلے ہیں میرے عمل کی حیثیت ہی کیا ہے !؟

میرے معبود!

تیری بے پناہ بخششوں نے میری امیدوں کو بے حدوحساب بڑھا دیا ہے ، اور تیری صفت شکر نے میرے اعمال کو شرفِ قبولیت عطا فرما دیا ہے ،

میرے آقا،

میری رغبت اور شوق تیری جانب ہے ، میرا خوف وہراس تجھ سے ہے اور میری آرزوئیں تجھ پر آکر ختم ہوتی ہیں۔

میری امیدیں مجھے ہانک کر تجھ تک لے آئی ہیں ، اے میرے یگانہ مقصود میری تمام تر ہمتیں تیری بارگاہ میں آکر پناہ لیے ہوئے ہیں ، میرے شوق وحرص نے تیرے دربار میں اپنے پر پرواز کھولے ہیں ، اور میری مخلصانہ امیدیں اور میرے مخلصانہ خوف صرف اور صرف تجھ سے وابستہ ہیں ، میری محبت تجھ سے تسکین پاتی اور انس حاصل کرتی ہے ، میں نے اپنا ہاتھ تیری جانب پھیلایا ہے اور میرے خوف وہراس نے تیری اطاعت کی رسی کو تھاما ہے ،

میرے آقا!

میرا دل تیرے ذکر سے زندہ ہے اور میرے خوف کا غم تیرے حضور مناجات سے ٹھنڈک حاصل کرتا ہے ،

فَيَا مَوْلَایَ ــــــ!

وَيَا مُؤَمَّلِیْ ــــــ!

وَيَا مُنْتَهٰى سُؤْلِیْ ــــــ!

فَرِّقْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ ذَنْبِیَ الْمَانِعِ لِیْ مِنْ لُزُوْمِ طَاعَتِكَ۔

فَاِنَّمَا اَسْئَلُكَ لِقَدِيْمِ الرَّجَآءِ فِيْكَ وَعَظِيْمِ الطَّمَعِ مِنْكَ الَّذِیْ اَوْجَبْتَهُ عَلٰى نَفْسِكَ مِنَ الرَّاْفَةِ وَ الرَّحْمَةِ۔

فَالْاَمْرُ لَكَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِيَالُكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ وَكُلُّ شَیْءٍ خَاضِعٌ لَكَ تَبَارَكْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ــــــ!

يَا اِلٰهِیْ !

اِرْحَمْنِیْ اِذَا انْقَطَعَتْ حُجَّتِیْ وَكَلَّ عَنْ جَوَابِكَ لِسَانِیْ وَطَاشَ عِنْدَ سُؤَالِكَ اِيَّایَ لُبِّیْ ــــــ!

تو ،
اے میرے آقا !
اور ،
اے میری آرزو !
اور ،
اے میرے سوالوں کی انتہا !
تُو ، میرے اور میرے ان گناہوں کے درمیان جدائی ڈال دے جو مجھے تیری اطاعت پر قائم رہنے میں رکاوٹ بنتے ہیں، کیونکہ میں تجھ سے سوال اس لیے کرتا ہوں کہ تیری ذات سے میری امیدیں بہت پرانی ہیں اور تیری ذات سے میری وہ لالچ بہت زیادہ ہے جسے تونے اپنی ذات پر رافت و رحمت کے سبب واجب کر لیا ہے۔
اے خدا !
معاملہ اور حکم تیرے لیے ہے تُو یکتا و یگانہ ہے اور کوئی تیرا شریک نہیں پوری کی پوری مخلوق تیری عیال ہے اور تیرے قبضے میں ہے سب کے سب تیرے حضور خاضع ہیں اے تمام جہانوں کے پالنہار ! تیری ذات بابرکت ہے۔
اے میرے معبود !
اس وقت مجھ پر رحم فرما جب میری دلیلیں ٹوٹ جائیں اور جب تیرے جواب سے میری زبان گونگی ہو جائے اور تیرے سوال کے مقابلے میں میرے عقل و ہوش پریشان

فَيَا عَظِيمَ رَجَائِي ـــــــ!

لَاتُخَيِّبْنِي إِذَا اشْتَدَّتْ فَاقَتِي وَلَاتَرُدَّنِي لِجَهْلِي وَلَاتَمْنَعْنِي لِقِلَّةِ صَبْرِي اَعْطِنِي لِفَقْرِي وَارْحَمْنِي لِضَعْفِي

سَيِّدِي ـــــــ!

عَلَيْكَ مُعْتَمَدِي وَمُعَوَّلِي وَرَجَائِي وَتَوَكُّلِي وَبِرَحْمَتِكَ تَعَلُّقِي وَبِفِنَائِكَ اَحُطُّ رَحْلِي وَبِجُودِكَ اَقْصِدُ طَلِبَتِي وَبِكَرَمِكَ اَيْ رَبِّ اَسْتَفْتِحُ دُعَائِي وَلَدَيْكَ اَرْجُو فَاقَتِي وَبِغِنَاكَ اَجْبُرُ عَيْلَتِي وَتَحْتَ ظِلِّ عَفْوِكَ قِيَامِي وَاِلَىٰ جُودِكَ وَكَرَمِكَ اَرْفَعُ بَصَرِي وَاِلَىٰ مَعْرُوفِكَ اُدِيمُ نَظَرِي ـــــــ!

اور معطل ہو جائیں۔

اے میری سب سے بڑی امید!

جب فقر و فاقہ انتہائی شدّت اختیار کر جائے اُس وقت مجھے محروم نہ کرنا اور میری جہالت و نادانی کے سبب مجھے اپنی درگاہ سے رَد نہ کرنا، میرے صبر کی کمی کے سبب اپنے لطف و کرم کو مجھ سے دور نہ کر، میرے فقر و احتیاج کے سبب مجھے عطا فرما اور میرے ضعف و کمزوری کے سبب مجھ پر رحم فرما۔

اے میرے آقا!

میرا اعتماد تیری ذات پر ہے، میرا اطمینانِ خاطر تجھ سے وابستہ ہے، میری امید تیری ذات سے ہے اور میرا توکل تجھ پر ہے، میرا تعلّق خاطر تیری رحمت سے وابستہ ہے' میں نے اپنا قافلہ اور اپنی سواری تیری بارگاہِ رحمت میں ٹھہرائی ہے۔ میں نے اپنے مطالبوں کے ساتھ تیری بارگاہ کا ارادہ کیا ہے اور اے پالنے والے ـــ! تیرے کرم کے سبب میں نے اپنی دعاؤں کا آغاز کیا ہے۔ میں اپنے فقر و فاقہ کی امیدیں لے کر تیرے حضور حاضر ہوا ہوں۔ اپنی پریشانیوں اور نادانیوں کا جبران میں تیری بے نیازیوں کے طفیل کرتا ہوں۔ میرا قیام تیری عفو و درگزر کے سائے میں ہے۔ میں اپنی آنکھیں تیرے جود و کرم کی جانب اٹھائے ہوئے ہوں اور میری نظر ہمیشہ تیری بھلائیوں پر ہے۔

اس لیے تو،

فَلَاتُحْرِقْنِيْ بِالنَّارِ ــــــ، وَاَنْتَ مَوْضِعُ اَمَلِيْ ــــــ!

وَلَاتُسْكِنِّيْ الْهَاوِيَةَ ــــــ، فَاِنَّكَ قُرَّةُ عَيْنِيْ ــــــ!

يَاسَيِّدِيْ ــــــ!

لَاتُكَذِّبْ ظَنِّيْ بِاِحْسَانِكَ وَمَعْرُوْفِكَ فَاِنَّكَ ثِقَتِيْ

وَلَاتَحْرِمْنِيْ ثَوَابَكَ فَاِنَّكَ الْعَارِفُ بِفَقْرِيْ ــــــ!

اِلٰهِيْ ــــــ!

اِنْ كَانَ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَلَمْ يُقَرِّبْنِيْ مِنْكَ

عَمَلِيْ فَقَدْ جَعَلْتُ الْاِعْتِرَافَ اِلَيْكَ بِذَنْبِيْ

وَسَآئِلَ عِلَلِيْ ــــــ!

اِلٰهِيْ ــــــ!

اِنْ عَفَوْتَ ــــــ، فَمَنْ اَوْلٰى مِنْكَ بِالْعَفْوِ ــــــ!؟

وَاِنْ عَذَّبْتَ ــــــ، فَمَنْ اَعْدَلُ مِنْكَ فِي الْحُكْمِ ــــــ!؟

اِرْحَمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا غُرْبَتِيْ وَعِنْدَ الْمَوْتِ

مجھے آگ سے نہ جلانا ، کیونکہ تو میری امیدوں کا مرکز
بھی ہے ،
اور ،
نہ ہی تو مجھے جہنم کی گھاٹی میں بسانا کیونکہ تو میرے
آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۔
اے میرے آقا !
تیرے احسان اور تیری بھلائیوں کے بارے میں مجھے جو
حُسنِ ظن ہے تو اسے جھٹلانا نہیں کیونکہ مجھے تجھ پر بڑا بھروسہ
ہے اور مجھے اپنے ثواب سے محروم نہ کرنا کیونکہ تو میری محتاجی
سے اچھی طرح واقف ہے ۔
اے میرے معبود !
اگر میری موت قریب آچکی ہو اور میرے اعمال نے مجھے
تجھ سے قریب نہ کیا ہو تو میں تیرے حضور اپنے گناہوں کے
اقرار کو عذر کا وسیلہ قرار دیتا ہوں ۔
اے میرے معبود !
اب اگر تو مجھے معاف کر دے تو عفو و درگزر میں تجھ
سے بہتر کون ہے ؟
اور ،
اگر تو مجھ پر عذاب فرما تو تجھ سے زیادہ عدل کرنے والا
اور کون ہو سکتا ہے ؟
تو تو اِس دنیا میں میری غربت پر اور موت کے وقت

كُربَتِي وَفِي القَبرِ وَحدَتِي وَفِي اللَّحدِ وَحشَتِي وَاِذَا نُشِرتُ لِلحِسَابِ بَينَ يَدَيكَ ذُلَّ مَوقِفِي
_____!

وَاغفِرلِي مَاخَفِيَ عَلَى الاٰدَمِيِّينَ مِن عَمَلِي وَاَدِم لِي مَابِهِ سَتَرتَنِي وَارحَمنِي صَرِيعًا عَلَى الفِرَاشِ تُقَلِّبُنِي اَيدِي اَحِبَّتِي وَتَفَضَّل عَلَيَّ مَمدُودًا عَلَى المُغتَسَلِ يُقَلِّبُنِي صَالِحُ جِيرَتِي وَتَحَنَّن عَلَيَّ مَحمُولًا قَد تَنَاوَلَ الاَقرِبَاءُ اَطرَافَ جِنَازَتِي وَجُد عَلَيَّ مَنقُولًا قَد نَزَلتُ بِكَ وَحِيدًا فِي حُفرَتِي وَارحَم فِي ذٰلِكَ البَيتِ الجَدِيدِ غُربَتِي حَتّٰى لَا اَستَاْنِسَ بِغَيرِكَ _____!

يَاسَيِّدِي _____!

اِن وَكَلتَنِي اِلٰى نَفسِي _____، هَلَكتُ۔

سَيِّدِي _____!

فَبِمَن اَستَغِيثُ اِن لَم تُقِلنِي عَثرَتِي _____!؟

فَاِلٰى مَن اَفزَعُ اِن فَقَدتُ عِنَايَتَكَ فِي ضَجعَتِي _____!؟

میری تکلیف پر، قبر میں میری تنہائی پر، لحد میں میرے خوف و دہشت پر اور جب میں تیرے سامنے حساب کے لیے پیش کیا جاؤں اُس موقع پر ذلّت و رسوائی کی حالت پر رحم فرما۔

تُونے میرے جو عمل آدمیوں سے چھپا رکھے ہیں انھیں بخش دے اور میری جن باتوں کی تو نے پردہ پوشی کی ہے ان کو میرے لیے مٹا دے اور مجھ پر رحم فرما چونکہ میں بہت جلد بسترِ مرگ پر اس حال میں ہوں گا کہ میری حرکت میرے دوستوں کے ہاتھ میں ہوگی اور مجھ پر فضل و کرم فرما اس حالت میں کہ جب میرے نیک ہمسائے مجھے اُلٹ، پلٹ کر غسل دے رہے ہوں اور مجھ پر لطف و کرم فرما اس وقت کہ جب میرے عزیز میرے جنازے کے سروں کو کاندھے دے رہے ہوں گے اور میں اس دنیا سے منتقل ہو کر تنِ تنہا اپنی قبر میں تیرے حضور حاضر ہوں گا تو اس نئے گھر میں میری غربت پر رحم فرما کہ میں وہاں بھی تیرے بغیر انس نہ حاصل کر سکوں گا۔

اے میرے آقا!

اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالے کر دے گا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔

اے میرے سید و سردار!

اگر تونے میری لغزشوں سے درگزر نہ کیا تو میں کس سے مدد طلب کروں گا!؟ اور اگر تو نے میری قبر میں اپنی عنایتوں کو روک لیا تو میں کس کے حضور گریہ و زاری کروں گا!؟

وَ اِلٰی مَنْ اَلْتَجِیُ اِنْ لَمْ تُنَفِّسْ کُرْبَتِیْ ـــــــــــ !؟

سَیِّدِیْ ـــــــ !

مَنْ لِیْ ــــ ، وَمَنْ یَرْحَمُنِیْ ــــ ، اِنْ لَمْ تَرْحَمْنِیْ !

وَفَضْلَ مَنْ اُؤَمِّلُ اِنْ عَدِمْتُ فَضْلَکَ یَوْمَ

فَاقَتِیْ ـــــــــ !

وَاِلٰی مَنِ الْفِرَارُ مِنَ الذُّنُوْبِ اِذَا انْقَضٰی اَجَلِیْ ــــ !

سَیِّدِیْ ـــــ !

لَا تُعَذِّبْنِیْ وَاَنَا اَرْجُوْکَ ـــــــ !

اِلٰهِیْ ـــــ !

حَقِّقْ رَجَآئِیْ وَاٰمِنْ خَوْفِیْ ــــ ، فَاِنَّ کَثْرَةَ ذُنُوْبِیْ لَا

اَرْجُوْ فِیْهَا اِلَّا ـــــ عَفْوَکَ !

سَیِّدِیْ ــــ !

اَسْئَلُکَ مَا لَا اَسْتَحِقُّ ــــــ ، وَاَنْتَ اَهْلُ

التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ !

فَاغْفِرْ لِیْ وَاَلْبِسْنِیْ مِنْ نَظَرِکَ ثَوْبًا یُغَطِّیْ عَلَیَّ

التَّبِعَاتِ وَتَغْفِرُهَا لِیْ ،

اور اگر تو نے میری تکلیفوں میں میری غم گساری نہ کی تو میں کس کی پناہ حاصل کروں گا — !؟

اے میرے آقا!

اگر تو مجھ پر رحم نہ کرے تو میرے لیے کون ہے اور کون مجھ پر رحم کرے گا — !؟ اور اگر تیرا فضل میرے شامل حال نہ ہو تو میں اپنی بے چارگی کے دن کس کے فضل و کرم کا امیدوار بنوں گا

اور جب میری مدت ختم ہو جائے گی تو میں اپنے گناہوں سے بھاگ کر کس کی طرف جاؤں گا۔

اے میرے آقا!

ایسی حالت میں مجھ پر عذاب نہ نازل فرما کہ جب میں نے تجھ سے امید باندھی ہو بلکہ اے میرے معبود! میری امیدوں کو پورا کر دے اور میرے خوف کو امن و اطمینان سے بدل دے کیونکہ گناہوں کی کثرت کے سبب میں تیری ذات سے عفو و درگزر کے علاوہ اور کسی چیز کی امید نہیں رکھتا۔

اے میرے سید و سردار!

میں تجھ سے اس چیز کا سوالی ہوں جس کا میں مستحق نہیں ہوں لیکن تو اہلِ تقویٰ بھی ہے اور اہلِ مغفرت بھی اس لیے تو مجھے بخش دے اور اپنی نگاہِ کرم سے ایسا لباس پہنا جو خود مجھ سے میری برائیوں کو چھپا ڈالے اور پھر اس لباس کے پردے میں تو میری ان برائیوں کو بھی بخش دے اور

وَلا اُطَالَبُ بِهَا ــــــ ، اِنَّكَ ذُومَنٍّ قَدِيمٍ وَصَفْحٍ
عَظِيمٍ وَتَجَاوُزٍ كَرِيمٍ ــــــ !
اِلٰهِیْ ــــ !
اَنْتَ الَّذِیْ تُفِيْضُ سَيْبَكَ عَلٰی مَنْ لَا يَسْئَلُكَ
وَعَلَى الْجَاحِدِيْنَ بِرُبُوْبِيَّتِكَ ــــــ !
فَكَيْفَ سَيِّدِیْ ــــــ ! بِمَنْ سَئَلَكَ
وَ اَيْقَنَ اَنَّ الْخَلْقَ لَكَ وَالْاَمْرَ اِلَيْكَ ــــــ ،
تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ــــــ !
سَيِّدِیْ ــــ !
عَبْدُكَ بِبَابِكَ اَقَامَتْهُ الْخَصَاصَةُ بَيْنَ يَدَيْكَ
يَقْرَعُ بَابَ اِحْسَانِكَ بِدُعَآئِهِ ،
فَلَا تُعْرِضْ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ عَنِّیْ ــــــ ،
وَاقْبَلْ مِنِّیْ مَا اَقُوْلُ ــــــ !

پھر کبھی بھی ان کے بارے میں میرا مواخذہ نہ فرما کیونکہ تو ہمیشہ سے احسان کرنے والا اور بہت بڑی بڑی بخششیں کرنے والا اور بزرگانہ درگزر کرنے والا ہے۔

اے میرے معبود!

تو ہی تو وہ ہے کہ جس کا احسان ان لوگوں تک بھی پہنچتا ہے جو تجھ سے سوال نہیں کرتے اور ان لوگوں تک بھی پہنچتا ہے جو تیری خدائی کے مقابلے میں کھڑے ہوتے ہیں ——!

تو پھر،

اے میرے آقا!

یہ کیسے ممکن ہے کہ تیرا یہ احسان اس شخص تک نہ پہنچے جو تجھ سے سوال کرے اور یہ یقین رکھتا ہو کہ تمام مخلوقات تیری ہے اور تمام امور تیرے ہاتھ میں ہیں۔

اے تمام جہانوں کے پالنے والے! تیری ذات بابرکت ہے اور بلند مرتبہ و پاکیزہ۔

اے میرے آقا!

تیرا بندہ تیرے در پر حاضر ہے اس کی یہ حاضری تیرے حضور بے چارگی کی حاضری ہے۔ وہ تیرے احسان کے دروازے پر اپنی دعاؤں کے ساتھ حلقہ بگوش ہے اور اپنے دل میں چھپی ہوئی امیدوں کے سبب تیری نظرِ کرم کا طلب گار ہے۔

اس لیے،

اپنا کریم چہرہ مجھ سے نہ موڑ اور میں جو کچھ کہتا ہوں

فَقَدْ دَعَوْتُ بِهٰذَا الدُّعَآءِ وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ لَا
تَرُدَّنِیْ مَعْرِفَةً مِنِّیْ بِرَاْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ ــــــ!

اِلٰهِیْ ــــــ!

اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُحْفِیْكَ سَآئِلٌ وَلَا
یَنْقُصُكَ نَآئِلٌ اَنْتَ كَمَا تَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا نَقُوْلُ

ــــــ!

اَللّٰهُمَّ ــــــ!

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صَبْرًا جَمِیْلًا وَفَرَجًا قَرِیْبًا وَقَوْلًا
صَادِقًا وَاَجْرًا عَظِیْمًا۔

اَسْئَلُكَ یَا رَبِّ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ
وَمَا لَمْ اَعْلَمْ۔

اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ
عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ۔

تُو اُسے مان جا۔

کیونکہ میں تجھے اس دعا کے ساتھ اس لیے پکار رہا ہوں کہ میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تو مجھے رَد نہیں کرے گا کیونکہ میں تیری رافت و رحمت کو پہچانتا ہوں۔

اے میرے معبود!

تیری ذات وہی تو ہے جو سوالیوں سے تھکتی نہیں ہے اور جسے عطا و بخشش سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ تُو ویسا ہے جیسا تُو خود کہتا ہے اس سے کہیں بلند و برتر اور جو کچھ ہم تیرے بارے میں کہتے ہیں تو اس سے کہیں بلند و برتر ہے ـــــ!

خداوندا!

میں تجھ سے صبرِ جمیل، فرجِ قریب، سچی گفتگو اور اجرِ عظیم کا سوالی ہوں۔

پالنے والے!

میں تجھ سے تمام تر بھلائیوں کا سوالی ہوں۔ ان بھلائیوں کا بھی جنہیں میں جانتا ہوں اور ان بھلائیوں کا بھی جنہیں میں نہیں جانتا۔

خداوندا!

میں تجھ سے ان تمام بھلائیوں کا طلب گار ہوں جنہیں تیرے نیکوکار بندوں نے تجھ سے طلب کیا۔

اے وہ جو ان ہستیوں میں سب سے بہتر ہے جن

يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ ! وَاَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى ـــــــ !
اَعْطِنِىْ سُؤْلِىْ فِىْ نَفْسِىْ وَاَهْلِىْ وَوَالِدَىَّ وَوُلْدِىْ
وَاَهْلِ حُزَانَتِىْ وَ اِخْوَانِىْ فِيْكَ وَاَرْغِدْ عَيْشِىْ
وَاَظْهِرْ مُرُوَّتِىْ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ اَحْوَالِىْ وَاجْعَلْنِىْ
مِمَّنْ اَطَلْتَ عُمْرَهٗ وَحَسَّنْتَ عَمَلَهٗ وَ اَتْمَمْتَ
عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ وَرَضِيْتَ عَنْهُ وَاَحْيَيْتَهٗ حَيٰوةً
طَيِّبَةً فِىْ اَدْوَمِ السُّرُوْرِ وَاَسْبَغِ الْكَرَامَةِ وَ اَتَمِّ
الْعَيْشِ
اِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَآءُ وَلَا تَفْعَلُ مَا يَشَآءُ غَيْرُكَ .
اَللّٰهُمَّ ـــــــ !
خُصَّنِىْ مِنْكَ بِخَاصَّةِ ذِكْرِكَ وَلَا تَجْعَلْ شَيْئًا
مِمَّا اَتَقَرَّبُ بِهٖ فِىْ اٰنَآءِ اللَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ
رِيَآءً وَلَا سُمْعَةً وَلَا اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَاجْعَلْنِىْ
لَكَ مِنَ الْخَاشِعِيْنَ .

سے سوال کیا جاتا ہے۔!

اے وہ جو ان ہستیوں میں سب سے زیادہ سخی ہے جو عطا کرتی ہیں۔!

میری ذات، میرے اہل خاندان، میرے والدین، میری اولاد، میرے غم گساروں اور میرے اُن بھائیوں کے سلسلے میں میرا سوال پورا کردے جو تیری خاطر میرے بھائی بنے ہیں۔ میری زندگی کو خوشحال کر دے، میری مروّت کو آشکار فرما دے۔ میرے تمام حالات کی اصلاح فرما دے۔ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما دے جن کی عمر طولانی اور جن کے عمل نیک ہیں، جن پر تُو نے اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا ہے اور جن سے تو راضی ہو گیا ہے۔ اور جنھیں تُو نے ہمیشہ رہنے والی خوشیوں اور بہترین کرامتوں اور مکمّل ترین زندگی کے ساتھ پاکیزہ حیات سے زندگانی عطا کی ہے۔

کیونکہ تُو وہ کرتا ہے جو تو خود چاہتا ہے اور تُو وہ ہرگز نہیں کرتا جو دوسرے چاہتے ہیں۔

اے میرے معبود!

مجھے اپنے مخصوص ذکر سے مختص کر دے اور کسی ایسے عمل کو جو رات کے لمحات یا دن کے گوشہ و کنار میں انجام پاکر تیرے تقرب کی دلیل بنے اُسے ریا کاری، خود نمائی، بطالت اور عیاشی کا سبب قرار نہ دے، اور مجھے ان بندوں میں سے قرار دے دے جو تیرے حضور خاشع ہیں۔

اَللّٰهُمَّ ــــــــ !

اَعْطِنِي السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ وَالْاَمْنَ فِي الْوَطَنِ وَقُرَّةَ الْعَيْنِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْمُقَامَ فِي نِعَمِكَ عِنْدِي وَالصِّحَّةَ فِي الْجِسْمِ وَالْقُوَّةَ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةَ فِي الدِّيْنِ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَبَدًا مَا اسْتَعْمَرْتَنِي وَاجْعَلْنِي مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِكَ عِنْدَكَ نَصِيبًا فِي كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهُ وَتُنْزِلُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَنْتَ مُنْزِلُهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِنْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَعَافِيَةٍ تُلْبِسُهَا وَبَلِيَّةٍ تَدْفَعُهَا وَحَسَنَاتٍ تَتَقَبَّلُهَا وَسَيِّئَاتٍ تَتَجَاوَزُ عَنْهَا وَارْزُقْنِي حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِنَا هٰذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ وَارْزُقْنِي رِزْقًا وَاسِعًا مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ -

اے میرے معبود!

مجھے رزق میں وسعت، وطن میں امن و امان مرحمت فرما
اور اہلِ خاندان، مال و دولت اور اولاد کو میری آنکھوں کی
ٹھنڈک بنا دے، اور تو نے مجھ پر جو نعمتیں نازل کی ہیں
ان میں میرے لیے مقام و منزلت معیّن فرما۔ میرے جسم
کو صحت و سلامتی، بدن کو قوّت عطا فرما، میرے دین کو
محفوظ کر دے اور مجھے ہمیشہ ہمیش تمام عمر اپنی اور اپنے
رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اطاعت پر کاربند
رکھ اور مجھے ان بندوں میں سے قرار دے جن کے لیے تیرے
وجود کا ہر اُس بھلائی میں سب سے زیادہ حصّہ ہے جسے
تو رمضان اور لیلۃ القدر میں نازل کرتا ہے یا کرے گا۔ اور
اس رحمت میں بھی ایسا ہی حصہ قرار دے جسے تو ہر سال
نازل کرتا اور اپنے بندوں میں پھیلا دیتا ہے۔ اُس عافیت
میں بھی میرا حصّہ ایسا ہی ہو جسے تو اپنے بندوں کو پہناتا
ہے۔ ان بلاؤں کی دُوری میں بھی میری شرکت ایسی ہی ہو
جن کو تو اپنے بندوں سے دُور کرتا ہے۔ ان بھلائیوں میں بھی
میرا حصّہ اتنا ہی فراواں ہو جن کو تو اپنے بندوں سے قبول
کرتا ہے اور ان بُرائیوں کی بخشش و درگزر میں بھی میری شرکت
ایسی ہی ہو جن کو تو اپنے بندوں پر معاف فرما دیتا ہے۔ اور
تو مجھے اس سال بھی اور ہر سال اپنے محترم گھر کا حج عطا فرما
اور اپنے وسیع فضل سے مجھے کشادہ رزق مرحمت فرما۔

وَاصْرِفْ عَنِّيْ يَاسَيِّدِي الْاَسْوَاۤءَ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَالظُّلَامَاتِ حَتّٰى لَا اَتَاَذّٰى بِشَيْئٍ مِنْهُ وَخُذْ عَنِّيْ بِاَسْمَاعِ وَاَبْصَارِ اَعْدَاۤئِيْ وَحُسَّادِيْ وَالْبَاغِيْنَ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ عَلَيْهِمْ۔

وَاَقِرَّ عَيْنِيْ وَفَرِّحْ قَلْبِيْ وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ هَمِّيْ وَكَرْبِيْ فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَاجْعَلْ مَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْۤءٍ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ تَحْتَ قَدَمَيَّ وَاكْفِنِيْ شَرَّ الشَّيْطَانِ وَشَرَّ السُّلْطَانِ وَسَيِّئَاتِ عَمَلِيْ وَطَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ كُلِّهَا وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَ زَوِّجْنِيْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ بِفَضْلِكَ

وَاَلْحِقْنِيْ بِاَوْلِيَاۤئِكَ الصَّالِحِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَبْرَارِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْاَخْيَارِ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى

اے میرے آقا!

میری بُرائیوں کو مجھ سے دُور کر دے ۔ میرے قرض اور مظالم کو اِس طرح سے ادا کر دے کہ میں ان میں سے کسی چیز سے پریشانی اور اذیت نہ اٹھاؤں ۔ میرے مقابلے میں میرے مخالفوں کے کان بند کر دے اور میرے دشمنوں، مجھ سے حسد کرنے والوں اور مجھ سے بغاوت کرنے والوں کی آنکھوں پر پردے ڈال دے نیز ان کے مقابلہ میں میری مدد فرما ،

میری آنکھوں کو ٹھنڈا اور روشن فرما دے ، میرے حسنِ ظن کو سچ کر دکھا ، میرے دل کو شاداں و فرحاں کر دے ، میری پریشانیوں اور تفکرات سے مجھے نجات عطا فرما کر مجھے ان سے نکال دے ، تیری تمام مخلوقات میں سے جو بھی میرے بارے میں بُرا ارادہ کرے اسے میرے قدموں کے نیچے روند ڈال، شیطان اور بادشاہوں نیز بُرے اعمال کے شر سے تو میری کفایت وحفاظت فرما ، مجھے تمام کے تمام گناہوں سے پاک فرما دے ، اپنے عفو وکرم کے طفیل مجھے جہنّم کی آگ سے بچا لے ، اپنے رحم وکرم کے طفیل مجھے جنّت میں پہنچا دے ، اپنے فضل و کرم کے سایہ میں حور العین سے میرا ازدواج فرما دے.

اور ،

مجھے اپنے صالح اولیاء یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور ان کی آل سے ملحق فرما دے ، جو سب کے سب نیکو کار ، پاک و پاکیزہ اور بھلے لوگ ہیں ، کہ اُن پر نیز اُن کے

اَجْسَادِهِمْ وَاَرْوَاحِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اِلٰهِیْ ــــــ!

وَسَیِّدِیْ ــــــ!

وَعِزَّتِكَ ، وَجَلَالِكَ ،

لَئِنْ ــــــ،

طَالَبْتَنِیْ بِذُنُوْبِیْ ــــــ،

لَاُطَالِبَنَّكَ بِعَفْوِكَ ــــــ!

وَلَئِنْ ــــــ،

طَالَبْتَنِیْ بِلُؤْمِیْ ــــــ

لَاُطَالِبَنَّكَ بِكَرَمِكَ ــــــ!

وَلَئِنْ ــــــ،

جسموں اور ان کی روحوں پر تیرا درود، تیری رحمت اور تیری برکتیں ہوں۔

میرے معبود!

اور،

میرے آقا!

تیرے عزّت و جلال کی قسم!

اگر،

تُونے،

مجھے، میرے گناہوں کے ساتھ بلایا،

تو،

میں بھی،

تجھے، تیرے عفو و درگزر کے ساتھ پکاروں گا۔!

اور،

اگر،

تونے،

مجھے، میری بدبختیوں کے ساتھ طلب فرمایا،

تو،

میں بھی، تجھے تیرے کرم اور بزرگواری کے ساتھ آواز دوں گا۔!

اور،

اگر،

اَدْخَلْتَنِی النَّارَ ـــــــــ،

لَاُخْبِرَنَّ اَهْلَ النَّارِ بِحُبِّیْ لَکَ ـــــــــ!

اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ ـــــــــ!

اِنْ کُنْتَ لَا تَغْفِرُ اِلَّا لِاَوْلِیَآئِکَ وَاَهْلِ طَاعَتِکَ ـــــــ،

فَاِلٰی مَنْ یَفْزَعُ الْمُذْنِبُوْنَ ـــــــ!

وَاِنْ کُنْتَ لَا تُکْرِمُ اِلَّا اَهْلَ الْوَفَآءِ بِکَ ـــــــ،

فَبِمَنْ یَسْتَغِیْثُ الْمُسِیْئُوْنَ ـــــــ!

اِلٰهِیْ ـــــــ!

اِنْ اَدْخَلْتَنِی النَّارَ فَفِیْ ذٰلِکَ ـــــــ، سُرُوْرُ عَدُوِّکَ ـــــــ!

تو نے ،
مجھے ،جہنّم کی آگ میں جھونک دیا ،
تو ،
میں ،
جہنّم والوں کو اپنی اس محبّت سے خبردار کردوں گا جو مجھے تجھ سے ہے —!

میرے معبود !
اور ،
میرے آقا !
اگر توُ ، اپنے اولیاء اور دوستوں نیز اپنے مطیع و فرمانبردار بندوں کے علاوہ کسی کو نہیں بخشے گا ،
تو پھر ،
گناہگار کس کی درگاہ پر جاکر آہ وزاری کریں گے —!؟
اور ،
اگر توُ ، وفاداروں کے علاوہ کسی کو معزز و مکرم نہیں کرے گا ،
تو پھر ،
بدکار ، کس سے مدد طلب کریں گے —!؟
میرے معبود !
اگر توُ نے ، مجھے جہنّم میں ڈالا ، تو اس سے تیرے نبی کا دشمن خوش ہوگا ،

وَإِنْ اَدْخَلْتَنِي الْجَنَّةَ فَفِيْ ذٰلِكَ ــــــــ ،
سُرُوْرُ نَبِيِّكَ ــــ !
وَاَنَا ــــــــ ،
وَاللّٰهِ ــــــــ !
اَعْلَمُ اَنَّ ــــــــ ، سُرُوْرَ نَبِيِّكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ
مِنْ سُرُوْرِ عَدُوِّكَ ــــ !
اَللّٰهُمَّ ــــــ !
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَمْلَأَ قَلْبِيْ حُبًّا لَكَ وَخَشْيَةً
مِنْكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَاِيْمَانًا بِكَ وَفَرَقًا
مِنْكَ وَشَوْقًا اِلَيْكَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ــــ
ــــــ !
حَبِّبْ اِلَيَّ لِقَائَكَ وَاَحْبِبْ لِقَائِيْ ــــــ !
وَاجْعَلْ لِيْ فِيْ لِقَائِكَ الرَّاحَةَ وَالْفَرَجَ وَالْكَرَامَةَ ــــ !
اَللّٰهُمَّ ــــ !
اَلْحِقْنِيْ بِصَالِحِ مَنْ مَضٰى وَاجْعَلْنِيْ مِنْ صَالِحِ مَنْ
بَقِيَ وَخُذْبِيْ سَبِيْلَ الصَّالِحِيْنَ وَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِيْ

اور،
اگر تُو نے، مجھے جنّت میں بھیج دیا تو اس سے تیرا نبی شاداں و فرحاں ہو گا،
اور،
اللہ کی قسم!
میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ، تجھے اپنے دشمن کی خوشی کے مقابلہ میں اپنے نبی کی خوشی زیادہ پسند ہے۔
بارِ الہٰا!
تیری بارگاہ میں میرا سوال یہ ہے کہ 'تُو میرے دل کو اپنی محبّت و خشیت، اپنی کتاب کی تصدیق، اپنی ہستی پر ایمان، اپنی جدائی کے غم اور اپنی ملاقات کے شوق سے لبریز کر دے۔
اے صاحبِ جلال و اکرام!
اپنی ملاقات کو میرے لیے اور میری ملاقات کو اپنے لیے محبوب قرار فرما دے۔
اور،
اپنی ذات سے میری ملاقات کو راحت و گشائش و کرامت و بزرگواری کا سبب بنا دے۔
بار الہٰا!
مجھے ان نیکو کاروں میں ملا دے جو گزر چکے ہیں، اور ان نیکو کاروں میں سے قرار دے جو باقی ہیں، مجھے نیکو کاروں کے راستہ پر گامزن فرما، ہوائے نفس کے خلاف میری ان ہی چیزوں

بِمَا تُعِينُ بِهِ الصَّالِحِينَ عَلىٰ اَنْفُسِهِمْ وَاخْتِمْ عَمَلِيْ بِاَحْسَنِهِ وَاجْعَلْ ثَوَابِيْ مِنْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَاَعِنِّيْ عَلىٰ صَالِحِ مَا اَعْطَيْتَنِيْ .

وَثَبِّتْنِيْ يَارَبِّ ــــــ !

وَلَاتَرُدَّنِيْ فِيْ سُوْءٍ اِسْتَنْقَذْتَنِيْ مِنْهُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ــــــ !

اَللّٰهُمَّ ــــــ !

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَا اَجَلَ لَهُ دُوْنَ لِقَائِكَ اَحْيِنِيْ مَا اَحْيَيْتَنِيْ عَلَيْهِ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا تَوَفَّيْتَنِيْ عَلَيْهِ وَابْعَثْنِيْ اِذَا بَعَثْتَنِيْ عَلَيْهِ ،

وَاَبْرِءْ قَلْبِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَالشَّكِّ وَالسُّمْعَةِ فِيْ دِيْنِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ عَمَلِيْ خَالِصًا لَكَ ــــــ !

اَللّٰهُمَّ ــــــ !

کے ذریعہ مدد فرما جن کے ذریعہ تُونے نیکوکاروں کی اُن کے
نفس کے سلسلہ میں مدد کی ہے ، میرے عمل کو بہترین انداز پر
ختم کر ، اور اپنی رحمت کے طفیل اس کے سلسلہ میں جنّت کو
میرا ثواب قرار دے ، جو بہترین نعمتیں تو نے مجھے عطا کی ہیں
ان کے سلسلہ میں میری مدد فرما ،

اور ،

اے رب ! مجھے ثبات قدم اور استقلال مرحمت فرما ،

اور

اے تمام جہانوں کے پروردگار ! جن برائیوں اور ہلاکتوں
سے تو نے مجھے نجات دی ہے دوبارہ مجھے ان میں نہ ڈال۔!

اے میرے معبود !

میں تجھ سے ایسے ایمان کا طلبگار ہوں جس کی مدّت
تیری ملاقات سے پہلے ختم نہ ہو ، جب تک میں زندہ رہوں تو
مجھے اسی ایمان پر زندہ رکھ ، اور جب میں مروں تو تُو مجھے اسی
ایمان پر موت عطا فرما ، نیز جب مجھے اُٹھایا جائے تو تُو
مجھے اسی ایمان کے ساتھ اُٹھا ،

نیز ،

میرے دل کو اپنے دین کے سلسلے میں ریاء و خودنمائی ،
شک اور ظاہرسازی سے اس حد تک بیزار و مبرّا فرمادے
کہ میرا عمل فقط تیرے لیے خالص ہوجائے ——!

بارِالٰہا !

اَعْطِنِیْ بَصِیْرَۃً فِیْ دِیْنِکَ وَفَہْمًا فِیْ حُکْمِکَ وَفِقْہًا فِیْ عِلْمِکَ وَکِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِکَ وَوَرَعًا یَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ وَبَیِّضْ وَجْہِیْ بِنُوْرِکَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ فِیْمَا عِنْدَکَ وَتَوَفَّنِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ۔

اَللّٰھُمَّ ـــــ!

اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْفَشَلِ وَالْھَمِّ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْغَفْلَۃِ وَالْقَسْوَۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ وَالْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَکُلِّ بَلِیَّۃٍ وَالْفَوَاحِشِ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ نَفْسٍ لَاتَقْنَعُ وَبَطْنٍ لَایَشْبَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَایُسْمَعُ وَعَمَلٍ لَایَنْفَعُ ۔

وَاَعُوْذُبِکَ یَارَبِّ عَلٰی نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ وَمَالِیْ وَعَلٰی جَمِیْعِ مَارَزَقْتَنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ـــــ!

مجھے اپنے دین میں بصیرت، اپنے حکم کا فہم، اپنے علم میں تفقہ اور سوجھ بوجھ، اپنی رحمت کے دونوں کفل اور حصّے اور ایسا ورع عطا فرما جو مجھے تیری ہر نافرمانی سے روک دے۔

نیز، تُو، میرے چہرے کو اپنے نور سے درخشاں ومنور و سفید فرما دے، اور میری رغبت اور دلچسپیوں کو ان چیزوں میں محصور کر دے جو تیرے پاس ہیں، اور مجھے اپنے راستہ نیز اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ملت پر مَوت مرحمت فرما۔

بارالہا!

میں سُستی، بد دلی، غم، بزدلی، کنجوسی، غفلت، قساوت، مسکنت اور فقر وفاقہ، تمام قسم کی بلاؤں، اور ظاہری و باطنی ہر قسم کے فواحش سے تیری پناہ کا طلبگار ہوں۔

میں، ایسے نفس سے جو کبھی قانع نہ ہو، ایسے پیٹ سے جو کبھی بھرے نہیں، ایسے دل سے جو کبھی خاشع نہ ہو، ایسی دعا سے جو سُنی نہ جائے اور ایسے عمل سے جو کوئی نفع نہ پہنچائے تیری پناہ کا متمنّی ہوں،

اے رب!

میں، اپنے نفس، اپنے دین، اپنے مال اور جو کچھ تُو نے مجھے عطا کیا ہے اس کے سلسلہ میں پھٹکار زدہ شیطان کے تسلّط سے پناہ مانگتا ہوں۔ بے شک تُو سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی۔

اَللّٰهُمَّ ــــــــــ!

اِنَّهُ لَا يُجِيْرُنِيْ مِنْكَ اَحَدٌ وَلَا اَجِدُ مِنْ دُوْنِكَ مُلْتَحَدًا فَلَا تَجْعَلْ نَفْسِيْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ عَذَابِكَ وَلَا تَرُدَّنِيْ بِهَلَكَةٍ وَلَا تَرُدَّنِيْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔

اَللّٰهُمَّ ــــــــــ!

تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَاَعْلِ ذِكْرِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَحُطَّ وِزْرِيْ وَلَا تَذْكُرْنِيْ بِخَطِيْئَتِيْ وَاجْعَلْ ثَوَابَ مَجْلِسِيْ وَثَوَابَ مَنْطِقِيْ وَثَوَابَ دُعَآئِيْ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ۔

وَاَعْطِنِيْ يَارَبِّ ــــــــــ!

جَمِيْعَ مَاسَاَلْتُكَ وَزِدْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ اِنِّيْ اِلَيْكَ رَاغِبٌ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ــــــــــ!

اَللّٰهُمَّ ــــــــــ!

بارِ الٰہا!

کوئی بھی تو ایسا نہیں ہے جو مجھے تیرے قہر و غضب سے بچا سکے ، اور نہ ہی میں تیرے علاوہ کسی میں ایسی صلاحیت پاتا ہوں کہ وہ ملجا و ماویٰ اور پناہ گاہ بن سکے ، اس لیے، مجھے اپنے عذاب میں سے کسی بھی عذاب میں مبتلا نہ فرما ، نہ تو تُو مجھے ہلاکت میں ڈال اور نہ ہی ، دردناک عذاب میں مبتلا فرما۔

میرے معبود!

میرے اعمال کو قبول فرمالے ، میرے ذکر کو بلند اور عام کر دے ، میرا درجہ بڑھا دے اور میرے بوجھ کو میرے کندھوں سے اتار دے ،

مجھے میری خطاؤں کے ساتھ نہ یاد فرمانا ، اور جنّت نیز اپنی رضا و خوشنودی کو میری نشست و برخاست ، میری گفتگو نیز میری دعا کا ثواب قرار دینا۔

اور ،

اے رب!

میں نے جو کچھ تجھ سے طلب کیا ہے وہ سب تُو مجھے عطا فرما دے اور اپنے فضل و کرم میں اضافہ کر دے ،

کیونکہ ،

اے تمام جہانوں کے پالنے والے!

میں تیری جانب مائل اور تیرا مشتاق ہوں۔

بارِ الٰہا!

اِنَّكَ اَنْزَلْتَ فِيْ كِتَابِكَ اَنْ نَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنَا ــــــ ،
وَقَدْ ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فَاعْفُ عَنَّا فَاِنَّكَ اَوْلٰى
بِذٰلِكَ مِنَّا ــــــ !
وَ اَمَرْتَنَا اَنْ لَا نَرُدَّ سَائِلًا عَنْ اَبْوَابِنَا ــــــ ،
وَقَدْ جِئْتُكَ سَائِلًا فَلَا تَرُدَّنِيْ اِلَّا بِقَضَاءِ
حَاجَتِيْ ــــــ !
وَ اَمَرْتَنَا بِالْاِحْسَانِ اِلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُنَا ،
وَ نَحْنُ اَرِقَّآءُكَ ــــــ ،
فَاَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ ــــــ !
يَا مَفْزَعِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ ــــــ !
وَيَا غَوْثِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ ــــــ !
اِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَلُذْتُ لَا اَلُوْذُ
بِسِوَاكَ وَلَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ ــــــ ،
فَاَغِثْنِيْ وَفَرِّجْ عَنِّيْ ــــــ !

يَا مَنْ يَفُكُّ الْاَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ ـــــ !
اِقْبَلْ مِنِّيَ الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّيْ الْكَثِيْرَ ـــــ ،
ـــــ اِنَّكَ اَنْتَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ـــــ !
اَللّٰهُمَّ ـــــ !
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا تُبَاشِرُبِهِ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا
صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَنْ يُصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ
لِيْ وَرَضِّنِيْ مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ـــــ !

اور،

اے وہ جو بے شمار باتوں کو معاف فرما دیتا ہے!

آسان باتوں کو مجھ سے قبول فرما لے اور میری اکثر و بیشتر خطاؤں کو معاف فرما دے،

کیونکہ،

تو، رحیم بھی ہے اور غفور بھی،

بارِ الٰہا!

میں تجھ سے ایسے ایمان کا طلبگار ہوں، جس سے میرا دل بشارت حاصل کرے،

اور،

اور ایسے یقین کا متمنّی ہوں کہ جس کے بعد میں یہ جان جاؤں کہ مجھے صرف ان ہی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے جنھیں تُو نے میرے لیے لکھ دیا ہے،

اور،

تُو مجھے زندگی میں ان چیزوں سے مطمئن کر دے جن کو تُو نے میرے لیے مقسوم کر دیا ہے۔

اے ارحم الراحمین!!

دُعا برائے امام زمانہؑ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ کُنۡ لِوَلِیِّكَ الۡحُجَّةِ بۡنِ الۡحَسَنِ،
صَلَوَاتُكَ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آبَائِهٖ،
فِیۡ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیۡ کُلِّ سَاعَةٍ،
وَلِیًّا وَّ حَافِظًا وَ قَائِدًا وَنَاصِرًا وَ دَلِیۡلًا وَ عَیۡنًا،
حَتّٰی تُسۡکِنَهٗ اَرۡضَكَ طَوۡعًا وَ تُمَتِّعَهٗ فِیۡهَا طَوِیۡلًا،
بِرَحۡمَتِكَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ.

التماس سورہ فاتحہ برائے مندرجہ ذیل مومنین و مومنات

1) Thiqatul Islam (Aalimae Ba Amal) Talat Syeda Jafri daughter of Syed Mohammad Musanna

2) Zarina Bai Yusuf Mankani.

3) Col. Yusufali Nanjiani

4) Hamida Bai Nanjiani.

5) Mahmood Ali Mankani.

6) Mohamed Ali Mankani.

7) Ghulam Mustafa mankani

8) Haider Ali Rashid Mulji.

9) Akbar Ali Chevelwala.

10) YusufAli Mankani

11) Khurshid Rehmani.

12) Haji Hasan Ali P. Ebraheem

13) Rafiq ShabanAli a.d his relatives

14) Mohammad Raza Ladak

15) Naseema Bai d/o HasanAli P Ibraheem

16) Mohamed ameen Ladak

17) Ashraf Bano d/o QasimAli Merchant

18) Muhammad Jafar Sharif s/o Abdullah Shariff

19) Ahmed Ali Ladak s/o M Ameen Ladak

20) Shakir Ali Ladak s/o Amir Ali Ladak

21) Syed M Aamr Nunahravi and his wife

22) Syed M Fakhir Nunahravi and his wife

23) S AbulQasim Taqvi, his wife, sons and son in law

24) Syed Shah Aalam Barhvi and his wife

25) Habib Rehmani

26) Syed Abud Hussain s/o Syed Asghar Ali

27) Dr Syed Arif Hussain Kazmi and his relatives

28) Syed Ghulam Shabbir Bukhari s/o Syed Qasim ali Shah and his relati-ves

29) Maulana Syed Zafar Naqvi and his relatives

30) Muhsin Abdulrasul Datoo

31) Khadija Muhsin Datoo

32) Syed Muhammad Baqar Rizvi Ibne Syed Ahmed Ali Rizvi

33) Syeda Naseem Jehan Baqar Rizvi Binte Syed Farrukh Hussain Rizvi

34) Allama Talib Jawhari and his relatives

35) Syed Muhammad Hussain Mohaqqeq-e-Hindi;

36) Maulana Syed Muhammad Sadiq

37) Allama Baqar Ali Najafi

38) Fizza BI Dhalla Dewji

39) Amir Ali ibne Ahmed Karim Nensey.

40) Sugra Bai binte Haji Mohammad Jaffar.

41) Rajab Ali ibne Hussain Ali Punjwani

42) Ghulam Ali Rashid Ibne Rashid Ali Dina

43) Kulsoom Bai binte Jan Muhammad Moledina

44) Mumtaz Bai binte Hassan Ali Sher Muhammad

45) Mohammad Ali ibne Ghulam Hussain Badami

46) Sughra bai binte Amir Ali

47) سید سرکار حیدر عابدی ابن سید صغیر حسین عابدی

48) شہید سید عنایت رضا رضوی ابن سید عنایت حسین رضوی

49) شہید سید عمران علی رضوی ابن سید ہادی علی رضوی

50) آیت اللہ العظمٰی سید ابن حسن نجفی ابن سید مہدی حسن

51) سید صغیر حسین عابدی ابن میر مخدوم علی

52) سیدہ اقبال بیگم بنت میر مطلوب حسین

53) سید صغیر حسین عابدی ابن میر مخدوم علی

54) سید عنایت حسین رضوی ابن سید ثروت حسین رضوی

55) سیدہ اقبال جہاں بنت سید فدا حسین رضوی

56) سیدہ افسر جہاں بنتِ سید جواد حسین

57) سید تنویر السلام زیدی ابن سید اقبال حسین زیدی

58) سید ھادی علی رضوی ابن سید صادق علی رضوی

59) سیدہ عشرت جہاں عابدی بنت سید صغیر حسین عابدی

60) سید امین الحسن عابدی ابن سید علی حسین عابدی

61) سیدہ سکندر جہاں عابدی بنت سید صغیر حسین عابدی

62) سید کاظم علی زیدی ابن سید عابد علی زیدی

63) سید مظہر حسین عابدی ابن سید صغیر حسین عابدی

64) مرزا وصی حیدر ابن مرزا محمد حیدر

65) سیدہ صالحہ رضوی بنت سید سرفراز حسین رضوی

67) سید جلال حیدر جعفری ابن سید علی صغیر جعفری

68) سیدہ کنیز فاطمہ عابدی بنت سید ارتضاء جعفری

69) سید سعید حیدر رضوی ابن سید رئیس حیدر رضوی

70) سید علی کاظم جعفری ابن سید آل رضا جعفری
71) سید ہاشم جعفری ابن سید آل رضا جعفری
72) زینب صغریٰ بنت حسین احمد
73) سید حامد علی نقوی ابن سید ولی حیدر نقوی
74) سید شرافت علی نقوی ابن سید شجاعت علی نقوی
75) سیدہ شفیق زہرا بنتِ سید ممتاز حسین
76) سید قاسم رضا رضوی ابن سید علی مہدی
77) سیدہ جمال فاطمہ بنتِ سید شاہد حسین زیدی
78) سید فدا حسین رضوی ابن سید واجد حسین رضوی
79) سید فدا عباس رضوی ابن سید فدا حسین رضوی
80) سید فدا اصغر رضوی ابن سید فدا حسین رضوی
81) سید فدا اکبر رضوی ابن سید فدا حسین رضوی
82) محمد افضل حیدر ابن عبد الرشید
83) رئیس حیدر ابن محمد حیدر
84) محمد اجمل ابن محمد حیدر
85) محترمہ احسن جہاں بنتِ علی سجاد
86) سکندر عالم ابن جعفر حسین
87) علی حسنین ابن عارف حسین
88) سید شاہ حسین رضوی ولد حمایت حسین رضوی
89) سیدہ امیر بانو بنت سردار حسین نقوی
90) انور جہاں بنت لاڈلے حسین
91) سید ظفر مہدی رضوی ولد حمایت حسین
92) عصمت جہاں بنت ظفر مہدی رضوی
93) سید اصغر مہدی رضوی ولد حمایت حسین رضوی
94) سیدہ مصطفی بیگم بنت آیت اللہ سبط حسین نقوی
95) سیدہ بیگم بنت سردار حسین نقوی
96) سید محمد قائم ولد سردار حسین نقوی
آیت اللہ سبط حسین نقوی نجفی لکھن
97) دانشمند و مفکر مرحوم سید حسین انجم کاظمی

98) سید مسعود الحسن رضوی
99) مولانا عون محمد نقوی
100) مولانا وزیر عباس حیدری
101) سیدہ ثریا اعجاز نقوی
102) آسیہ بیگم بنت سید کفایت علی نقوی
103) سید حسن امام عابدی ابن سید امین الحسن عابدی
104) محمد حسن ولد کلب حسن
105) رشیدہ بانو بنت قاسم علی وکیل
106) راضیہ بیگم بنت صادق عباس
107) سید علی سبطین رضوی ابن سید علی نصر رضوی
108) سید حسین عاصم جعفری ولد سید آل رضا جعفری
109) سید آفاق حسین ابن سید اسحاق حسین
110) کنیز فاطمہ بنت سید اختر حسین
111) مرزا محمد ولد مرزا محمد اصغر
112) کشور جہاں بنت مرزا احمد حسین
113) رضوانہ شمیم بنت شاہ ھادی عطا
114) حاجی بشیر احمد شیخ ولد عبد الستار شیخ
115) سیدہ نسیم بانو زوجہ سید محمد سلیم رضوی
116) سید محمد سلیم رضوی ولد سید محمد صفدر رضوی
117) سید مظہر حسین جعفری ولد ظہیر الحسن جعفری
118) صدیقہ خاتون بنت خلیل حسن
119) شہناز فاطمہ بنت سید مظہر حسین جعفری
120) سید نہال حسین جعفری ولد سید مظہر حسین جعفری
121) سیدہ نسیم فاطمہ بنت سید انتظار حسین
122) ال حسن ولد علی محمد
123) افسر جہاں بنت مولوی منہال حسین
124) سید نصیر حسین رضوی
125) سیدہ مشتاق فاطمہ
126) سید حسین امام رضوی ولد سید نصیر حسین رضوی

127) محترمہ زھرا ندیم

128) محمد صغیر ملک ولد محمد سبحان ملک

129) شہناز بانو ولد محمد موسیٰ ملک

130) سیدہ امیر فاطمہ بنت سید نقی رضا جعفری

131) سید محمد جمیل رضوی ابن سید موسیٰ رضا رضوی

132) سید محمد علی شاہ

133) سید گلاب علی شاہ

134) مولانا سید شیر علی شاہ نقوی

135) سید زمرد حسین زیدی ولد سید طفیل حسین زیدی

136) سیدہ نرجس فاطمہ بنت اختر حسین زیدی

137) رفعت فاطمہ بنت نواز حیدر

138) غلام علی ولد طفیل حسین زیدی

139) اختر حسین ولد ضمیر حسین

140) طفیل حسین ابن سجاد حسین

141) رقیہ بیگم بنت فضل حسین

142) سید علی متقی زیدی

143) سیدہ منور زیدی

144) سید علی محمد زیدی

145) سید علی حُسین رضوی ولد سید احباب حسین رضوی

146) سیدہ گلشن آراء نقوی بنت سید اکرام حُسین نقوی

147) سیدہ طلعت ناہید رضوی بنت سید علی حُسین رضوی

148) علی اطہر ولد علی اظہر

149) بشریٰ زہرا بنت علی اطہر

150) عصمت جہاں بنت سید اکرام حُسین

151) حَسین فاطمہ بنت سید احباب حُسین

152) حمیدہ خاتون بنت رفعت حُسین

153) سیدہ عسکری بیگم بنت سید علی میر

154) سید علی طاہر رضوی ولد سید علی سرور رضوی

155) سیدہ انعام فاطمہ بنت سید شاھد حسین

سید جہانزیب حیدر عابدی

معصومین علیہم السلام سے ماخوذ دُعائیں
امام خمینیؒ کی نظر میں

معصومین علیہم السلام سے ماخوذ دُعائیں امام خمینیؒ کے نزدیک قرآنِ صاعد ہیں جو انسان کو عرشِ اعلیٰ تک پرواز عطا کرسکتی ہیں۔ امام خمینیؒ ان مبارک دُعاؤں کی خود بھی راتوں میں پابندی سے تلاوت فرماتے تھے اور لوگوں کو بھی کلامِ خداوندِ کریم کے ساتھ معصومین علیہم السلام کے راز و نیاز اور اس بحرِ بے کراں سے بہرہ مند ہونے کی نصیحت کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

"مُناجاتِ شعبانیہ کم نظیر مناجات میں سے ہے۔ اسی طرح دُعائے ابوحمزہ ثمالیؒ جو کہ حضرت سجاد علیہ السلام سے منقول ہے، وہ بھی کم نظیر ہے۔ ان میں ایسے اسرار ہیں کہ ہم ان تک نہیں پہنچ سکتے۔ ائمہ ھدیٰ سے جو یہ دُعائیں نقل ہوئی ہیں ان کے مطالب پر توجہ کرنی چاہیے۔ وہ لوگ کہ جو اہلِ نظر و اہلِ معرفت ہیں، انہیں چاہئے کہ ان کی شرح لکھیں اور ان مطالب کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کریں۔ اگرچہ کہ جو حقیقت ہے کوئی بھی اس کی شرح نہیں کرسکتا۔"

روح اللہ موسوی الخمینیؒ

Designe & Printed by:
Syed Rizwan Ilyas, 0321-3833280 / 0336-3217510